

ہم اعمال کی کتاب کے ۲۴ ویں باب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اس میں پولس رسول رُوحانیت کی معراج کو پورا کر رہا ہے۔ اور خداوند خدا کی مرضی کو پورا کرتے ہوئے اُس کے نام کی گواہی دے رہا ہے۔ پولس رسول یروشلیم سے سامریہ میں پہنچا دیا گیا ہے کیونکہ وہ رومیوں کی قبضہ میں ہے۔ اور یہودی اُسے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اُس کے خلاف منصوبے بنا رہے ہیں۔ تاہم خداوند خدا اُس کے ساتھ ہے اور رومی سردار اُس کی مدد کر رہا ہے۔ اس سے پیشتر پولس رسول کو رومی پلٹن کا سردار اپنے ہمراہ لے کر یہودیوں کی صدر عدالت میں لے جاتا ہے۔ تاکہ اُس کی بارے میں تحقیق کرے کہ کیا ماجرہ ہے۔ اجلاس میں پولس کے بارے میں کوئی فیصلہ صادر نہیں ہوتا۔ تاہم سننے والوں میں بعض پولس رسول کے خیالات کی تائید کرتے ہیں۔ اور بعض اُس کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ تاہم مجموعی طور پر یہودی اُس کے خلاف ہیں کیونکہ وہ اُن کے خیال میں برگشتہ ہو چکا ہے۔ لیکن یہودیوں کے اس منصوبہ سے پیشتر ہی خدا نے پولس پر واضح کر دیا تھا کہ جس طرح اُس نے یروشلیم میں خداوند خدا کے حق میں گواہی دی ہے۔ اسی طرح اُسے رومہ میں بھی گواہی دینا ہو گی۔ اسلئے یروشلیم میں پولس کے خلاف بنائے قتل کے منصوبہ کی اُسے کچھ پرواہ نہیں تھی۔ بلکہ وہ مطمئن تھا، کیونکہ وہ مسیح یسوع کی گواہی کے لئے مرنے کو بھی تیار تھا۔

پولس رسول کی حفاظت کو مد نظر رکھتے ہوئے رومی سردار نے سپاہیوں کی مدد سے پولس کو سامریہ میں پہنچانے کا فیصلہ کیا اور رات پہر گئے اُسے وہاں سے روانہ کیا۔ تاکہ رومی حاکم کے سامنے پیش کیا جائے۔

اس سارے منصوبے کی وجہ سے رومی سردار نے ہوشیاری سے کام لیا اور اپنے اختیار کے مطابق اُس نے پولس کو اعلیٰ حکام کے سامنے پیش کرنا چاہا اور اُس کے مدعیوں کو بھی حاکم اعلیٰ کے پاس حاضر ہونے کا نوٹس دیا۔ کیونکہ پولس رومی شہری تھا اور پلٹن کا سردار اُس کے بارے میں کوئی ایسا فیصلہ نہیں کرنا چاہتا تھا جو اُس کے لئے خطرہ بن جائے۔ ان دنوں فلسطین کے سیاسی حالات بہتر نہیں تھے بلکہ کافی صورت حال خراب تھی، کیونکہ یہودی اس بات پر مطمئن نہیں تھے کہ رومی اُن پر حکومت کریں۔ اور غیر اقوام کی مزاحمت کا بھی اُنہیں سامنا تھا۔ اعمال کی کتاب کے تاریخی پس منظر میں یوسف اور بہت سے مورخین یروشلیم کے سیاسی حالات بیان کرتے ہیں۔

پولس رسول اپنے ایمان کے مطابق گواہی دے رہا تھا اور اس بات کی بھی توقع کرتا تھا کہ اُس کے شاگرد سب لوگوں میں یسوع مسیح کے نام کی منادی کریں۔ پولس رسول کی توقع اُن کلیسیاؤں سے یہی تھی کہ وہ خداوند کے پاک نام کی منادی کریں۔ اور اُن مشکلات کے باوجود ایمان سے منحرف نہ ہوں۔ جو اُس نے یسوع مسیح کے نام کے لئے برداشت کی ہیں۔ پولس رسول نے خدا کی محبت کی خوبی کو جان لیا ہے اسی لئے وہ اس بات کے لئے تیار ہے کہ وہ ہمہ وقت اور ہر طرح سے مشکلات کے باوجود خداوند کے پاک نام کی منادی کرے۔ اور ہم پولس رسول کی بلاہٹ سے آگاہ ہیں کہ اُس نے خداوند یسوع مسیح کو دیکھا اور اُس کا جلال اُن کے چوگرد چمکا۔ پس وہ اس بات سے ڈر گیا اور خداوند سے پوچھا کہ اے خداوند تو کون ہے؟ پس پولس نے خداوند کو

دیکھا اور قبول کیا کہ وہ زندہ ہے اور مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ اور اُس نے یسوع مسیح کی قیامت کو قبول کیا۔ کیونکہ اُس نے حقیقت کو جان لیا۔ اسی طرح پولس نے کلیسیاؤں سے بھی توقع کی کہ وہ خداوند خدا کا تجربہ اپنی زندگی میں کریں اور اُس کے فضل کی گواہی دیں۔ پولس نے ہمیشہ خداوند کی مرضی پوری کرنے کو ترجیح دی۔ اور ایمان رکھا کہ خداوند خدا اُس کے ساتھ ہے۔

پولس اس بات سے واقف تھا کہ بنی اسرائیل قوم نسل در نسل خداوند خدا کے ساتھ چلتی رہی ہے۔ اور مسیح یسوع کی منتظر ہے۔ لیکن وہ اُس ایمان کا تجربہ نہیں کر رہے تھے جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے حاصل ہوتا ہے۔ تاہم پولس نے یسوع مسیح پر ایمان رکھا اور کامل ایمان کے ساتھ زندگی بسر کی۔ اُس کے کی نظر اجر پانے پر تھی۔ اسلئے اُس نے دنیا کی سب مشکلات کو برداشت کیا۔ اسی لئے اُس نے یہودیوں اور رومیوں کے ہر طرح مصائب کو برداشت کیا۔ اور ہر طرح کی مار پیٹ بھی برداشت کی۔ پولس رسول اپنے خطوط میں تمام اُن مشکلات کا بیان کرتا ہے جو اُس نے گواہی دینے کے لئے اُٹھائیں۔

اعمال کی کتاب کے ۲۳ ویں باب میں ہم نے دیکھا ہے کہ لوگوں نے اُسے رد کیا اور اُسکی گواہی کو بھی ناچیز جانا اور اُس کی بے عزتی کی۔ کلودیس رومی سردار نے پولس کو فیملکس کے سامنے پیش کیا کہ وہ اُس کے بارے میں فیصلہ صادر کرے۔ کیونکہ اُسے فلسطین کے تمام علاقہ کا اختیار حاصل تھا۔

”پانچ دن کے بعد خنیاہ سردار کاہن بعض بزرگوں اور ترطلُس نام ایک وکیل کو ساتھ لے کر آیا۔۔۔“

(اعمال 1:24)

خنیاہ سردار کے ساتھ صدر عدالت کے چند بزرگ قیصریہ میں آ موجود ہوئے۔ جب پولس کو قیصریہ میں پہنچا دیا تو سردار کاہن خنیاہ اور اُس کے ساتھ صدر عدالت کے بزرگ بھی آئے۔ تاکہ پولس کے بارے میں فیملکس حاکم کے سامنے بطور مدعی حاضر ہوں۔ اور پولس کے خلاف مقدمہ کا حتمی فیصلہ لیں۔ فیملکس کے بعد پولس رسول کو اگر پادوم کے سامنے بھی پیش کیا گیا۔ یہ اگر پاول کا بیٹا تھا۔ اور اسے ہیرودیس کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

پولس رسول کے یروشلیم سے قیصریہ آنے کے پانچ دن بعد سردار کاہن خنیاہ اور سنہیڈرن کے چند بزرگ وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے اور ترطلُس نام ایک رومی وکیل کو اجرت پر ساتھ لے لیا تاکہ بطور وکیل بحث کرے۔ یہودیوں کو اُس کی علمی بصیرت پر ناز تھا۔ اُس نے اس مقصد کے لئے خصوصی تعلیم پائی تھی۔ اُسے ساتھ لانے کا مقصد تھا کہ وہ فیملکس کے سامنے عدالت میں ایسے دلائل پیش کرے گا جو پولس کو مجرم ثابت کریں گے۔ رومی حکومت اپنے حق کے لئے ثبوت اور دلائل کو نظر انداز نہیں کرتی تھی۔ رومی حکومت میں ایک منظم عدالتی نظام تھا۔ پس بزرگ اور یہودی مدعی اپنے منصوبے کی ناکامی کے پانچ دن بعد قیصریہ میں آئے۔ کیونکہ وہ اپنے منصوبے کے مطابق پولس کو ختم نہیں کر پائے تھے۔ اور یہودی صدر عدالت بھی اس

منصوبے سے باخبر تھی، اگرچہ وہ براہ راست کوئی عملی قدم نہیں اٹھا رہے تھے۔ کیونکہ پولس رسول کے قتل کا منصوبہ چند یہودیوں نے بنایا تھا جو خود کو مذہبی غیرت مند خیال کرتے تھے۔

“۔۔۔ اور انہوں نے حاکم کے سامنے پولس کے خلاف فریاد کی۔ جب وہ بلایا گیا تو ترطلس الزام لگا کر کہنے لگا کہ اے فیلیکس بہادر! چونکہ تیرے وسیلہ سے ہم بڑے امن میں ہیں اور تیری دُور اندیشی سے اس قوم کے فائدہ کے لئے خرابیوں کی اصلاح ہوتی ہے۔ ہم ہر طرح اور ہر جگہ کمال شکر گزاری کے ساتھ تیرا احسان مانتے ہیں۔” (اعمال 24:2-3)

ترطلس نے اپنے استغاثہ میں فیلیکس کے لئے بڑے خوشامد کرنے والے الفاظ استعمال کئے۔ کیونکہ بنیادی طور پر یہودی کسی طور سے بھی رومیوں کی حکمرانی سے خوش نہیں تھے۔ وہ اس انتظار میں تھے کہ کب رومیوں کی حکمرانی ختم ہو، اور وہ آزاد ریاست قائم کریں۔ اور سیاسی ماحول پر قابو پانے کے لئے فیلیکس نے ہنگاموں اور بغاوتوں کو پکچل کر ان پر قابو پایا تھا یوں اُس کی سلطنت کے حصہ میں امن و امان تھا۔ اس آیت میں ترطلس نے فیلیکس کے سامنے ان الفاظ کو بیان کر کے اُس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ یہودیوں کے لئے رومیوں کی حکومت صحرا کی مانند تھی۔ اور وہ از سر نو ایسی مملکت کے انتظار میں تھے جو خود مختار ہو۔ تاہم ترطلس کی بات میں کچھ نہ کچھ سچائی موجود ہے کہ فیلیکس نے فلسطین کے علاقہ میں امن کو قائم رکھنے کے لئے جو اقدامات کئے وہ قابلِ قدر تھے۔

،، مگر اس کے لئے تجھے زیادہ تکلیف نہ دُوں میں تیری منت کرتا ہوں کہ تُو مہربانی سے ہماری دو ایک باتیں سُن لے۔ کیونکہ ہم نے اس شخص کو مُفسد اور دنیا کے سب یہودیوں میں قنہ انگیز اور ناصریوں کے بدعتی فرقہ کا سرگروہ پایا۔،، (اعمال 4:24-5)

پولس پر پہلا الزام فساد کھڑا کرنے کا ہے۔ یہ الزام معاشرتی تھا۔ اور یروشلیم میں ہونے والے سارے واقعہ کا ذمہ دار پولس کو ٹھہرایا گیا۔ کیونکہ پولس کے خلاف بلوا ہو اور ہجوم کے لوگوں نے اُسے مار ڈالنے کی کوشش کی۔ اس مذہبی مسئلے کو معاشرتی رنگ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یوں کلودیس لوسیاس کی آنکھوں کے سامنے وقوع پذیر ہونے والے اس واقعہ کو معاشرہ میں فساد برپا ہونے کا نام دیا گیا۔ اس طرح پولس رسول کو مُفسد اور دنیا کے سب یہودیوں میں قنہ کھڑا کرنے والا قرار دیا گیا۔ کیونکہ پولس رسول کئی ایک علاقوں میں نجات کی خوشخبری کا کام کر چکا تھا۔ اُس نے نہ صرف یہودیوں میں بلکہ یونانیوں میں بھی کلام پیش کیا، یعنی افسس اور تمام گردو نواح کے اہم ترین علاقوں میں اُس نے یسوع مسیح کی منادی کی۔

ترطلس یہاں پولس رسول کے خلاف فیلکس کے سامنے بیان کر رہا ہے کہ پولس کے باعث ہر جگہ مسئلے کھڑے ہو رہے ہیں۔ اور لوگوں میں فساد برپا ہو رہا ہے۔ افسس میں بھی پولس کے خلاف بڑا ہجوم اکٹھا ہوا تھا۔ اور لوگ اُسے مار ڈالنا چاہتے تھے۔ افسس کے سب غیر قوم لوگ ایک بڑے سیڈیم میں جمع ہوئے اور پولس کی منادی کے خلاف کھڑے ہوئے۔ یہاں اس آیت میں ان ساری باتوں کی تفصیل تو نہیں بیان کی

گئی تاہم پولس کو مُفسد ٹھہرانے کے لئے ان باتوں کا سہارا لیا گیا تاکہ پولس کے خلاف یہ الزام معاشرتی صورت اختیار کرے۔ اور پولس کو حکومت کی طرف سے سزا دلوائی جائے۔ کیونکہ وہ اپنے منصوبے میں ناکام ہو چکے تھے۔ یہودی اس بات کی کوشش میں تھے کہ تمام شہروں میں جہاں کہیں بھی پولس کی منادی کی وجہ سے ہجوم کے باعث بلوا ہوا ہے۔ اُسے پولس کے خلاف استعمال کریں اور پولس کو مجرم قرار دیا جائے۔ کیونکہ تر طلس نے فیلکس کے باعث ہونے والے امن کی بات کی ہے۔ اور ساتھ ہی اُس نے پولس کو قتلہ اور فساد کھڑا کرنے والے کہا ہے۔

پولس کے خلاف تیسرا بڑا الزام یہ ہے کہ پولس رسول ناصریوں کے بدعتی فرقہ کا سرگروہ ہے۔ پولس جس کلام کی منادی کر رہا تھا۔ اُسے بدعتی تعلیم سے مشتق کیا ہے۔ یہ الزام انانجیل میں مذکور ہے۔ یسوع مسیح کی زمینی زندگی میں بھی اس تعلیم کے پیروکاروں کو ناصریوں کا بدعتی فرقہ کہا گیا تھا۔ کیونکہ مسیحیت کی بنیاد تو وہی مقدس صحائف تھے، جنہیں یہودیوں میں بھی معتبر سمجھا جاتا تھا۔ اور انہی کی پیروی میں یہودی اپنی عملی زندگی گزارتے تھے۔ لیکن کٹر قسم کے یہودی مسیحیوں کے سراسر خلاف تھے۔ اسی لئے اعمال کی کتاب میں مسیحیوں کے لئے بدعتی فرقہ کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ ان کی نظر میں یہ یہودیوں میں سے نکلے تھے، لیکن مسیحیوں کو غیر آئینی مذہب سمجھا جاتا تھا۔ اور اس مسیحی تعلیم کے پیروکار وہ سب لوگ تھے جو مسیح یسوع کی تعلیم کی پیروی کرتے اور اُس کے نام کی منادی کرتے تھے۔ اس کی بنیاد یسوع مسیح ناصری کی

تعلیم تھی۔ جسے پیلاطس نے صلیب دینے کا حکم دیا۔ اور جس مسیح یسوع نے خادم کا کردار ادا کیا اور صلیبی موت گوارا کی۔ اسی مسیح یسوع کے پیروکاروں کو ناصریوں کا بدعتی فرقہ کہا گیا۔ یہودیوں کی نظر میں مسیحی بھی اسی زندہ خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ جس نے سارے جہان کو خلق کیا ہے لیکن وہ مسیح یسوع کی تعلیم اور اُس کی منادی کے خلاف تھے۔ اسی لئے وہ یسوع مسیح کی قیامت اور منادی تسلیم نہیں کرتے تھے۔ اور بدعت قرار دیتے تھے۔

ترطس نے پولس کو مسیحیت کا سرگروہ کہا۔ اور اُسے قتنہ انگیز قرار دیا۔ تاکہ پولس کے خلاف سخت قانونی کاروائی کی جائے۔ یہودیت سرکاری طور پر تسلیم شدہ مذہب تھا۔ یہودی سردار کاہن بہت سی تراکیب استعمال کر رہے تھے کہ مسیحیت کا خاتمہ کر دیں اور یوں وہ یہودیت کو قائم رکھیں۔ وہ مسیحیوں کے خلاف اس قسم کے منصوبے بناتے تھے کہ مسیحیت ختم ہو جائے۔

’اس نے ہیگل کو ناپاک کرنے کی بھی کوشش کی تھی اور ہم نے اسے پکڑا اور ہم نے چاہا کہ اپنی شریعت کے موافق اسکی عدالت کریں۔‘ (اعمال 6:24)

اب یہ چھوٹا الزام پولس کے خلاف ہے۔ اس سے پیسٹر الزام معاشرتی تھا۔ لیکن اب مذہبی اہمیت کو بھی اجاگر کرتے ہوئے پولس کے خلاف یہ الزام لگایا گیا کہ اُس نے ہیگل کو ناپاک کیا ہے۔ یہودیت دراصل حکومت میں تسلیم شدہ مذہب تھا۔ یہودی اپنے تہوار بڑی خوش اسلوبی سے اور شریعت کے مطابق پوری

آزادی سے مناتے تھے۔ وہ کسی دوسرے مذہب کا تسلط کا اور اختیار تسلیم نہیں کرتے تھے۔ اگرچہ یہودی نہایت غضب ناک تھے کہ مسیحیت کے باعث اُن کی مذہبی ساکھ کمزور ہو رہی ہے۔ اسی لئے وہ پولس پر اب الزام لگا رہے تھے کہ وہ یہودیت میں کھلبلی پیدا کرنے والا شخص ہے۔ یہودی یروشلم میں تعمیر شدہ ہیکل کے لئے بڑے غیور تھے۔ وہ کسی غیر یہودی یا ناپاک شخص کو ہیکل میں داخل نہیں ہونے دیتے تھے۔ چونکہ پولس غیر قوم لوگوں میں منادی کر کے لوٹا تھا۔ اور جہاں کہیں پولس رسول گیا، وہاں یسوع مسیح کے نام کی خاطر اُن کے ساتھ کھاتا پیتا اور رہتا تھا۔ یہودی اس بات سے واقف تھے۔ پس پولس کو واپس یروشلم میں آکر اپنے آپ کو شریعت کے مطابق پاک کرنا پڑا۔ اگرچہ یسوع مسیح کے حضور اس بات کی ضرورت نہیں تھی تاہم یہودی مسیحی اور یروشلم کی مسیحی کونسل کے لوگ اور بعض نومرید یہودی مسیحی اس بات کی توقع کرتے تھے کہ پولس غیر قوم لوگوں کے ساتھ رہا ہے۔ اور یہودی صدر عدالت اور مخالف یہودی تو پولس کے اس قدر خلاف تھے کہ وہ اُسے قتل کرنے کی کوشش میں تھے۔ اسی لئے وہ اُس پر معاشرتی بد عنوانی اور مذہبی طور پر بدعتی فرقہ کا سرگروہ ہونے کا الزام لگا رہے تھے۔ اب ترٹلس پولس کے خلاف بول رہا تھا اور وہ پلٹن کے سردار کلودیس لوسیاں کے حق میں بھی یہی کہہ رہا تھا کہ اُس نے یہودی کونسل کی مدد نہیں کی۔ یوں وہ پولس کو مذہبی طور پر اپنا مجرم کہتا ہے۔ اور اُسے مذہب میں خلل ڈالنے کے باعث سزا بھی خود دینے کی توقع کرتا ہے۔

، لیکن لوسیاس سردار آکر بڑی زبردستی سے اُسے ہمارے ہاتھ سے چھین لے گیا۔ اور اُس کے مدعیوں کو حکم دیا کہ تیرے پاس جائیں اسی سے تحقیق کر کے تو آپ ان سب باتوں کی دریافت کر سکتا ہے جنکا ہم اس پر الزام لگاتے ہیں۔ اور یہودیوں نے بھی اس دعویٰ میں متفق ہو کر کہا کہ یہ باتیں اسی طرح ہیں۔”

(اعمال 7:24-9)

ترطس نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ فیملکس ان الزامات کے درست ہونے کی تفتیس اور تصدیق کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اس پر جو یہودی وہاں موجود تھے انہوں نے بھی الزامات کے سلسلے میں ترطس کی ہاں میں ہاں ملائی۔ لوسیاس رومی پلٹن کا سردار تھا۔ وہ پولس کی وجہ سے پیش آنے والے سارے حالات سے واقف تھا۔ اور اُس بڑے ہجوم سے اُس نے پولس کو بچایا تھا جو اُسے قتل کرنے کی کوشش میں تھا۔ جب ترطس نے پولس کے مقدمہ کو مذہبی رنگ دیا تو لوسیاس کو بھی عدم تعاون کا سرگنا قرار دیا۔ کیونکہ یہودی یہ چاہتے تھے کہ پولس کو کسی طرح پلٹن کے سردار کے ہاتھ سے لے کر قتل کر ڈالیں۔ لیکن کلودیس لوسیاس نے جب یہ جانا کہ وہ اُس کے خلاف منصوبہ بنا رہے ہیں تاکہ اُسے دھوکے سے مار ڈالیں۔ اور پولس کے خلاف اس منصوبہ کی خبر ایک نوجوان کے وسیلہ سے ملی۔ پس پلٹن کے سردار نے ہوشیاری کی اور سپاہیوں کی مدد سے پولس کو فیملکس حاکم کے پاس بھیج دیا اور ساتھ ہی اُس کے نام ایک خط بھی ارسال کیا جس میں پولس کے مقدمہ کی وجہ بیان کی گئی تھی تاکہ وہ پولس رسول کے بارے میں درست فیصلہ صادر کرے۔

”جب حاکم نے پولس کو بولنے کا اشارہ کیا تو اُس نے جواب دیا۔ چونکہ میں جانتا ہوں کہ تو بہت برسوں سے اس قسم کی عدالت کرتا ہے اسلئے میں خاطر جمعی سے اپنا عذر بیان کرتا ہوں۔“ (اعمال 10:24)

پولس رسول اس بات کے لئے فیملکس حاکم کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ وہ کئی سالوں سے اُس کی قوم میں بطور جج کام کر رہا ہے۔ سارا سامریہ فیملکس کے ماتحت تھا۔ فیملکس یہودیوں کے تمام رسم و رواج سے واقف تھا۔ پولس رسول اس سارے امر میں بڑی عاجزی سے فیملکس کے سامنے اپنی بات کا آغاز کرتا ہے۔

”تُو دریافت کر سکتا ہے کہ بارہ دن سے زیادہ نہیں ہوئے کہ میں یروشلم میں عبادت کرنے گیا تھا۔ اور انہوں نے مجھے نہ ہیکل میں کسی کے ساتھ بحث کرتے یا لوگوں میں فساد اُٹھاتے پایا نہ عبادتخانوں میں نہ شہر میں۔ اور نہ وہ ان باتوں کو جنکا مجھ پر اب الزام لگاتے ہیں تیرے سامنے ثابت کر سکتے ہیں۔“

(اعمال 11:24-13)

پولس رسول بارہ دن پہلے ہونے والے بلوے کا بیان کرتا ہے۔ جو پولس رسول کے خلاف کیا گیا۔ اور سب یہودی پولس رسول کے خلاف آگ بھگولا ہو رہے تھے۔ اُس پر الزام لگائے جا رہے تھے۔ اور پلٹن کے سردار کے سامنے میں یہودی نہایت غضب ناک ہو رہے تھے تاکہ پولس کا ختم کر دیا جائے۔ پولس کہتا ہے کہ میں یروشلم میں عبادت کرنے کو گیا تھا۔ کیونکہ وہ نسلی اعتبار سے یہودی تھا۔ اور شریعت کا ماننے والا تھا۔ پولس رسول اُس پر لگائے گئے الزام کا جواب دیتا ہے کہ جس بات میں مجھے قصور وار ٹھہرایا جا رہا ہے اُن

میں سے کوئی بھی ثابت نہیں کی جا رہی۔ پولس دراصل اپنی تقدیس کے دن پورے کر چکا تھا اور ابھی ہیکل میں ہی تھا جب اُس کے خلاف اس قسم کا بلوا ہوا اور اُسے مجرم ٹھہرا کر پکڑ لیا گیا اور یہودی اپنے غیظ و غضب کے باعث پولس پر چڑھ آئے اور مارنے لگے۔ کیونکہ وہ اُسے برگشتہ یہودی خیال کرتے تھے۔ پس پولس پر یہودی مذہب میں قنہ پھیلانے کا الزام تھا، لیکن فیلکس حاکم کے سامنے پولس بیان کرتا ہے کہ اُس نے نہ ہیکل میں اور نہ شہر میں کسی ساتھ بحث مباحثہ کیا ہے۔ پس پولس رسول بیان کرتا ہے کہ اس قسم کا الزام مجھ پر لگایا جا رہا ہے لیکن اس الزام کو کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔

، لیکن تیرے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ جس طریق کو وہ بدعت کہتے ہیں اُسی کے مطابق میں اپنے باپ دادا کے خدا کی عبادت کرتا ہوں۔۔۔۔۔’’ (اعمال 14:24)

پولس اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے طریق کا پیروکار ہے۔ اور اُسی کے مطابق خدا کی عبادت کرتا ہے۔ وہ نسلی اور ایمان کے اعتبار سے اب بھی یہودی ہے۔ کیونکہ وہ زندہ خدا اور تمام انبیاء کے تعلیم پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ یسوع مسیح پر ایمان رکھتا ہے اور اُن پمیشن گوئیوں کو جان گیا اور سمجھ چکا ہے جن کا بیان یسوع مسیح کی بابت پرانے عہد نامہ میں کیا گیا ہے۔ پس وہ یہودی ایمان کا انکار نہیں کرتا ہے۔ یوں پولس بیان کرتا ہے کہ جس تعلیم پر پولس ایمان رکھتا ہے، وہ غیر آئینی اور غیر منظور شدہ مذہب نہیں ہے۔ اور وہ یہودی ایمان کے مطابق زندہ خدا کی پرستش کرتا ہے۔ پولس اُن تمام رسومات اور اصطلاحات کی بات کرتا ہے

جن کا بیان پرانے عہد نامہ میں اور شریعت میں ہے۔ اور یوحنا ہپتسمہ دینے والے نے بھی جس ایمان کی منادی کی۔ اور بہت سے لوگوں نے توبہ کے لئے ہپتسمہ لیا اور یہودی ایمان کو از سر نو قائم رکھنے کے لئے عزم کیا۔ پولس اُس یہودی ایمان پر بھی قائم ہے جس کی تعلیم اُس نے اپنے بزرگوں سے حاصل کی۔ رومی عدالت میں پولس اس بات کو بیان کرتا ہے کہ اُس پر لگائے جانے والے الزام کسی طرح بھی مدعی ثابت نہیں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ خود بھی یہودی تھا۔ اور نسلی اعتبار سے ہیبرل میں جانا اس کا حق تھا۔ اور پھر پولس رسول یہ بھی کہتا ہے کہ وہ شریعت کے مطابق اپنے باپ دادا کے خدا کی پرستش کرتا ہے۔ پولس رسول اپنی گواہی آپ پیش کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میں ناصری ہوں بلکہ اقرار کرتا ہے کہ وہ بھی یہودی نسل سے ہے۔ اور شریعت کے مطابق خدا کی عبادت کرتا ہے۔ وہ یہودی فریسی ہے۔ اور شریعت کے احکام کو جانتا اور مانتا ہے۔ تاہم اس معاملے میں وہ یسوع مسیح کا کہیں بھی انکار نہیں کر رہا۔ یوں وہ مسیح یسوع پر ایمان رکھنے کو غیر آئینی یا بدعت نہیں سمجھتا۔ بلکہ اس کی بنیاد تو یہودیت ہی ہے۔ انہی میں سے مسیح یسوع پیدا ہوا۔ قرآن کی تختیوں اور بحرِ مُردار کے کناروں سے دریافت ہونے والے سکروں سے پتہ چلتا ہے کہ ابتدائی کلیسیا کے یہودی مسیحی ان تمام رسومات پر عمل کرتے تھے جو یہودیت میں رائج تھیں۔ جب وہ اپنے ایمان کا اظہار کرتے تو پرانے عہد نامہ کی تعلیمات کا بھی بیان کرتے تھے۔ اور یوحنا اصطباغی کی استعمال کردہ اصطلاحات کا بھی بیان ملتا ہے کہ خداوند کی راہ تیار کرو اُس کے راستے سیدھے بناؤ۔ یوں تمام رسول اس بات

پر قائم تھے۔ اور وہ خداوند کی راہوں پر چلتے تھے۔ خداوند کی راہ سے مراد اکثر پرانے عہد نامہ میں موجود پیشن گوئیاں بھی لی جاتی ہیں، جن کا تعلق یسوع مسیح سے ہے۔ راہ تیار کرنے سے مراد اُن پیشن گوئیوں کو یسوع مسیح کے حق میں تسلیم کرنا ہے۔

“۔۔۔ اور جو کچھ توریت اور نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے اُس سب پر ایمان ہے۔ اور خدا سے اُسی بات کی امید رکھتا ہوں جس کے وہ خود بھی منتظر ہیں کہ راستبازوں اور ناراستوں دونوں کی قیامت ہو گی۔” (اعمال 14:24-15)

جس تعلیم کو یہودی مدعی بدعت قرار دے رہے تھے وہ در حقیقت یہودیت ہی سے ماخوذ تھی اور اسی سے مشتق تھی۔ یہ تعلیم یہودیت سے جدا نہیں تھی۔ پولس پھر اقرار کرتا ہے کہ توریت اور نبیوں کی کتابوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ یوں ہر یہودی مسیحی ان رسومات پر ایمان رکھتا اور اُن پر پیروی کرتا تھا۔ جن کی تعلیم رسولوں نے شریعت اور توریت سے پائی تھی۔ یوں رسول ان تمام اصطلاحات پر بھی ایمان رکھتے تھے جو یہودی استعمال کرتے تھے۔ پولس اقرار کرتا ہے کہ توریت اور صحیفے اُس کے ایمان کا حصہ ہیں۔ اُس سب پر پولس کا ایمان ہے۔ پرانے عہد نامہ کی پہلی پانچ کتابوں کو موسیٰ کی توریت کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ فریسی مکتبہ فکر کے سب لوگ بشمول پولس بھی نبیوں کے صحیفوں پر ایمان رکھتے تھے۔ یعنی یسعیاہ، حزقی ایل اور یرمیاہ جیسے نبیوں کے صحیفوں پر۔ ان سب پر ایمان رکھنے سے مراد ان کی تعلیم کو قبول کرنا ہے۔ اور اُس

زندہ خدا پر ایمان رکھنا ہے جس کی سب نبی منادی کرتے رہے ہیں۔ لیکن صدوقی پرانے عہد نامہ کے نبیوں کو قبول نہیں کرتے تھے۔ وہ صرف موسیٰ کی توریت پر ایمان رکھتے تھے۔ اور نہ ہی راستبازوں اور ناراستوں کی قیامت پر ایمان رکھتے تھے۔ اس سے پہلے بھی جب پولس کو صدر عدالت کے سامنے پیش کیا تھا تو اسی بات کے باعث صدوقیوں اور فریسیوں میں جھگڑا کھڑا ہو گیا تھا۔ کیونکہ یہ بات صدوقیوں کے ایمان کے منافی تھی۔ پس یہودی صدر عدالت کا اجلاس اسی بات کی وجہ سے برخاست ہو گیا تھا۔ اور پولس کے بارے میں کوئی فیصلہ صادر نہیں ہوا تھا۔ اور کلودیسی لوسیاس رومی پلٹن کے سردار نے پولس کو اپنی حراست میں لیا تھا۔ اور کئی صدوقی سہنیڈرن کے رکن تھے۔ پولس اس بات کا خصوصیت سے ذکر کرتا ہے، دراصل اسی بات کی وجہ سے پولس کے خلاف مقدمہ ہو رہا تھا۔ پولس خود بھی شریعت اور نبیوں کی تعلیم کے مطابق راستبازوں اور ناراستوں کی قیامت پر یقین رکھتا ہے۔

انہی صحائف کے مطابق یسوع مسیح نے بھی راستبازوں اور ناراستوں کی قیامت کی تعلیم دی ہے۔ اسی تعلیم کی بنیاد پر ہم بھی ایمان رکھتے ہیں ہر انسان کی قیامت ہوگی۔ یوں پولس رسول فیلکس کے سامنے بیان کرتا ہے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی تعلیم کو مانتا ہے۔ پولس جس قیامت کا ذکر ہے یہ یہودی ایمان کے مطابق فطرتی قیامت ہے۔ جس میں سب راستباز اور ناراست قیامت میں شریک ہوں گے۔ آج ہر مسیحی بھی اس تعلیم کو قبول کرتا ہے۔ کہ راستبازوں اور ناراستوں کی قیامت ہوگی۔

یہودی ایمان کے مطابق راستبازی سے مراد ہر وہ کام ہے جو شریعت کے مطابق بجا ہے اور ہر وہ کام ناراستی کا سبب بنتی ہے۔ جس کے باعث انسان ناپاک ہو جاتا ہے۔ اور شریعت کے احکام کی حکم عدولی کرتا ہے۔ یہ بات ایمانداروں کے لئے حوصلہ افزا ہے کہ ہم سب خداوند خدا کے حضور میں حاضر ہوں گے اور رُوحانی زندگی کی تمام برکات سے لطف اندوز ہونے کی برکت حاصل کریں گے۔ یہ بات ہمارے ایمان کو بھی مضبوط کرتی ہے کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی پر غور کریں۔ اور اپنے رویے کو تبدیل کریں۔ اپنے کردار پر غور کریں تاکہ ہمارا شمار ناراستوں کی قیامت میں نہ ہو۔ تا ایسا نہ ہو کہ ہم اُن رُوحانی برکات سے خالی رہ جائیں۔ بطور ایماندار پولس کی طرح ہمیں بھی اُمید رکھنی چاہئے کہ ہم راستبازوں کی قیامت میں شریک ہوں گے۔

’اسلئے میں خود بھی کوشش میں رہتا ہوں کہ خدا اور آدمیوں کے باب میں میرا دل مجھے کبھی ملامت نہ کرے۔‘ (اعمال 16:24)

تجھلے باب میں پولس کے بارے میں واضح ہو گیا تھا کہ وہ قصور وار نہیں ہے۔ تو بھی یہودی اُس کی مخالفت کر رہے اور اُس کے خلاف مقدمہ کر رہے تھے اور اب فیلکس کی عدالت میں اُس کے خلاف بحث کر رہے تھے۔ لیکن پولس اپنے بارے میں خیال کرتا ہے اور اس کوشش میں رہتا ہے کہ اُس پر کسی قسم کا الزام نہ آئے۔ اور اُس کا دل اُسے کسی ظلم یا زیادتی کے باعث ملامت نہ کرے۔ پولس یہ بیان کر رہا ہے کہ اُس نے ایسا کچھ نہیں کیا جس سے وہ کسی کی دل آزاری کرے۔ پس وہ اپنی صفائی پیش کرتا ہے کہ اُس نے کسی قسم کا

کوئی معاشرتی گناہ نہیں کیا۔ یوں پولس رسول نہ صرف آدمیوں کے سامنے بلکہ خدا کے سامنے بھی بے عیب رہنا چاہتا ہے۔ تاکہ خدا کے حضور جانے کی دلیری اُسے ملے۔ نہ تو پولس پر ڈاکہ زنی کا الزام تھا۔ نہ اُس نے قتل کیا تھا۔ اور نہ ہی کسی قسم کا معاشرتی گناہ سرزد ہوا تھا۔ پولس ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے اُسے خدا اور آدمیوں کے سامنے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔ دمشق کی راہ پر خداوند خدا سے ملاقات کی وجہ سے اُسے یہ تجربہ حاصل ہوا تھا کہ وہ خدا اور آدمیوں میں ملامت زدہ نہ ٹھہرے۔ ۲۵ ویں باب میں اِس کے بارے میں وہ اگرپا کے سامنے اپنی گواہی پیش کرتا ہے۔ پولس رسول خداوند یسوع مسیح کے ساتھ اُس ملاقات کو کبھی نہیں بھولتا تھا۔ کیونکہ اُس ملاقات کے بعد اُس کی زندگی میں تبدیلی واقع ہوئی تھی۔

’’ بہت برسوں کے بعد میں اپنی قوم کو خیرات پہنچانے اور نذریں چڑھانے آیا تھا۔ ’’ (اعمال 17:24)

پولس رسول بارہ دن پہلے یروشلیم میں پہنچا تھا۔ پولس رسول اپنی بلاہٹ کے بعد کئی برس یروشلیم سے باہر رہا۔ اور افسس اور دوسری کئی شہروں میں یسوع مسیح کے پاک نام کی منادی کی۔ اُس نے غیر اقوام میں یسوع مسیح کے نام کی تشہیر کی اور اُس کی قیامت اور جی اٹھنے کی گواہی دیتا پھرا۔ یوں اُس نے اپنی بلاہٹ کو ہمیشہ اولیت دی۔ اور خداوند کی خدمت کرتا رہا۔ اب کئی سالوں کے بعد اُسے یروشلیم میں جانے کا اشتیاق ہوا۔ تاکہ یروشلیم میں بھی یسوع نام کی گواہی دی۔ لیکن اپنے لوگوں کی خدمت کے بارے میں پولس رسول یہاں ایک اور بات کا بیان کرتا ہے کہ وہ اپنی قوم کو خیرات پہنچانے کے لئے آیا تھا۔ اور ساتھ ہی اُس نے

یہودی ایمان کے ساتھ وابستگی کا بھی اظہار کر دیا ہے کہ وہ ندریں چڑھانے آیا ہے۔ یروشلیم کی کونسل میں یعقوب نے غیر قوم مسیحی کلیسیاؤں سے ملنے والے ان تحائف کو موصول کیا اور یروشلیم کی کلیسیا کو ان کی ضرورت کے مطابق بانٹ دیں۔ یوں اُن مسیحیوں نے یروشلیم کے لوگوں کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کیا۔ اور ان تحائف کو خداوند کے نام میں قبول کیا۔ جن میں پولس رسول نے منادی کی تھی۔ اور بہت سے لوگوں نے خداوند یسوع مسیح کو قبول کر لیا تھا۔ اور اب وہ رسولوں کے ہم ایمان تھے۔ پچھلے سبق میں ہم نے سیکھا ہے کہ پولس رسول مشنری سفر سے واپسی پر یروشلیم میں کونسل کے سامنے اُن عجائب کا بیان کرتا ہے۔ پولس اپنے بیان میں یروشلیم کے یہودی مسیحیوں کا ذکر کر رہا ہے اور ان تحائف کا بیان کرتا ہے جو غیر قوم کلیسیاؤں نے یروشلیم کے لوگوں کے لئے بھیجے۔ کرنٹھیوں کے نام پہلے خط کے دسویں اور گیارہویں باب میں معاشرتی قدر کے معیار اور حسن سلوک کا بھی بیان ملتا ہے۔

اگر دیکھا جائے تو یہودیوں غیر قوم میں بہت زیادہ تضاد تھا۔ لیکن معاشرتی نقطہ نظر سے یہودیوں نے گریکو رومن ثقافت کے لوگوں بھی یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلہ سے قبول کیا۔ تاکہ مسیح کا بدن ترقی کرے۔ اور بے شک اس میں خدا کی مرضی شامل تھی، اسی لئے پولس رسول نے غیر قوم کلیسیاؤں میں یسوع مسیح کے نام کی منادی کی اور کلیسیائیں قائم کیں۔ اُس نے شب و روز کلیسیاؤں میں خوشخبری کا کام کیا، یوں وہ کامل ایمان اور بھروسے سے اپنی بلاہٹ کے مطابق خدمت کرتا رہا۔

پولس رسول نے خدا کی خدمت اور بنی نوع انسان کی نجات کے لئے کام کیا یوں اُس نے خدا اور انسان دونوں کی نظر میں مقبولیت حاصل کی۔ یہاں بھی پولس رسول اس معاشرتی قدر کا بیان کر رہا ہے جس کے تحت اُس نے یروشلیم کے لوگوں کی مدد کی۔ اور جس میں دوسری کلیسیاؤں نے حصہ لیا۔ ان کلیسیاؤں کی فکر مندی عملی اخلاقیات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس میں ایمانداروں نے یروشلیم کے لوگوں کے لئے اپنی مسیحی محبت کا اظہار کیا۔ اور یروشلیم کے لوگوں کے لئے تحائف اور ضرورت کی اشیا بھیجیں۔

’انہوں نے بغیر ہنگامہ یا بلوے کے مجھے طہارت کی حالت میں یہ کام کرتے ہوئے ہیکل میں پایا۔ ہاں آسیہ کے چند یہودی تھے۔ اور اگر اُنکا مجھ پر کچھ دعویٰ تھا تو انہیں تیرے سامنے حاضر ہو کر فریاد کرنا واجب تھا۔‘ (اعمال 18:24-19)

پولس پر چوتھا الزام یہ تھا کہ اُس نے ہیکل کو ناپاک کیا تھا۔ پولس نے اس کا جواب دیا کہ یہودی مَنت کو پورا کرنے کے لئے جب میں ہیکل میں ندریں چڑھا رہا تھا تو آسیہ کے چند یہودی تھے۔ جنہوں نے مجھے دیکھا اور مجھ پر الزام لگایا کہ میں ناپاک غیر قوم والوں کو ہیکل میں لایا تھا۔ بے شک یہ بات درست تھی۔ اُس وقت رسول اکیلا تھا۔ اور رسمی ناپاکی سے طہارت کی حالت میں تھا یعنی پاک تھا۔ آسیہ کے چند یہودیوں تھے جنہوں نے یروشلیم میں آکر پولس پر یہ الزام لگایا اور پولس کے خلاف ہنگامہ کھڑا کیا۔ یوں اگر اُن کا پولس پر کچھ دعویٰ تھا تو انہیں قیصریہ میں فیلسکس سے فریاد کرنی چاہئے تھی۔

آسیہ سے کچھ حاسد یہودی پولس کے پیچھا کرتے ہوئے آئے تھے جنہوں نے پولس کے خلاف اس بات کا چرچا کر دیا کہ وہ غیر قوم لوگوں کو ہیٹل لایا ہے۔ اور اُس پر بھی ایسے الزامات لگائے جس سے وہ پولس مارنے کا ارادہ کریں۔ اور اُس کے خلاف منصوبے بنائیں۔ کیونکہ پولس کے ساتھ یہودیوں نے چند غیر قوم لوگوں کو دیکھا تھا پولس کے ساتھ ان لوگوں کی موجودگی سے تمام یہودی اس بات پر تلملائے۔ اس سے بڑھ کر پولس پر کسی قسم کا معاشرتی اور مذہبی الزام ثابت نہیں ہو رہا تھا، اس سے پہلے کلودیس کے سامنے بھی ایسا ہوا تھا اور یہودی صدر عدالت کے اجلاس میں بھی پولس پر کسی قسم کا الزام ثابت نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ وہ نہ تو مذہبی اور نہ ہی معاشرتی گناہ کا مرتکب تھا۔ بلکہ محض پولس کے خلاف تعصب کی فضا پھیل رہی تھی اور یہودی اس نفرت سے بھرے ہوئے تھے۔

پولس کے خلاف اس مقدمہ کی بنیاد رکھنے والے سب یہودی تھے۔ جنہوں نے پولس کے خلاف مقدمہ کیا اور اُسے مختلف طرح کے الزامات کے باعث مار ڈالنا چاہتے تھے۔

“یا یہی خود کہیں کہ جب میں صدر عدالت کے سامنے کھڑا تھا تو مجھ میں کیا بُرائی پائی تھی۔” (اعمال 24:20)

اب پولس رسول صدر عدالت کی پیشی کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ کہ اُس میں کیا کچھ ہوا تھا۔ اور پولس پر کسی قسم کا کوئی جرم ثابت نہیں ہوا تھا۔ اب پولس نے ان یہودیوں کو جو وہاں حاضر تھے چیلنج کیا کہ

جب وہ صدر عدالت کے سامنے کھڑا تھا یعنی یروشلیم میں سنہیڈرن کے سامنے پیش کیا گیا تھا تو اُس پر کون کون سے جُرم اور قصور ثابت ہوئے تھے۔ یہ لوگ کچھ بھی ثابت نہیں پائے تھے۔

“سو اس ایک بات کے کہ میں نے اُن میں کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا تھا کہ مُردوں کی قیامت کے بارے میں آج مجھ پر تمہارے سامنے مقدمہ ہو رہا ہے۔” (اعمال 24:21)

اب پولس رسول پھر یہودی اور مسیحی علمِ الہی کے ان نقطے کو اٹھاتا ہے جس کے بارے میں پولس کے خلاف مقدمہ ہوا تھا اور یہودی صدر عدالت میں صدوقیوں اور فریسیوں میں آپس کی بحث کی وجہ سے کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ یوں پولس پر کسی قسم کا الزام ثابت نہیں ہوا تھا۔ اور ان کے مابین جھگڑے کی وجہ سے کلودیس لوسیاں رومی پلٹن کے سردار جلدی سے پولس کو قلعہ میں لے گیا۔ تاکہ جب تک پولس کا جرم ثابت نہ ہو جائے۔ اُسے حراست میں رکھے۔ اس کے بعد پلٹن کے سردار نے مزید پولس کے خلاف سختی کرنا چاہی تاکہ اُسے پٹوائے اور دریافت کرنا چاہا کہ اُس پر کیا جرم ثابت ہوتا ہے۔ لیکن پولس کے متعلق علم ہونے کے بعد پلٹن کا سردار اُس کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے سے ڈرا کیونکہ پولس رسول پیدائشی رومی تھا۔ پولس نے اس آیت میں پھر اُس خاص بات کا تذکرہ کیا ہے جس پر کونسل میں بات ہوئی تھی اور اجلاس میں اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ یعنی مُردوں کی قیامت کی بات کی۔ لیکن صدوقیوں اور فریسیوں کے درمیان بڑا تضاد ہوا۔ اور ایسی تکرار ہوئی کہ بات کسی نتیجہ پر نہ پہنچی۔

پولس رسول خود بھی فریسی تھا۔ اور یسوع مسیح کی قیامت اور جی اٹھنے کا گواہ تھا۔ لیکن سنہیڈرن کے سامنے پولس نے مسیحی نقطہ نظر سے قیامت کی بات نہیں کی بلکہ قیامت کے بارے میں عمومی بات کی۔ اور صدوقیوں کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ وہ موسیٰ کی توریت کے علاوہ کسی نبی کی تعلیم کو قبول نہیں کرتے تھے۔ اور نہ ہی فرشتوں پر ایمان رکھتے تھے۔

،،فیلکس نے جو صحیح طور پر اس طریق سے واقف تھا یہ کہہ کر مقدمہ کو ملتوی کر دیا کہ جب پلٹن کا سردار لوسیاں آئیگا تو میں تمہارا مقدمہ فیصلہ کرونگا۔،، (اعمال 24:22)

فیلکس نے ساری بات سنی تو وہ تذبذب میں پڑ گیا۔ وہ مسیحی ایمان کے متعلق جانتا تھا اور سمجھ گیا کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ اُس کے سامنے جو قیدی کھڑا تھا، صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ بے قصور ہے۔ یعنی اُس نے رومی قانون کے خلاف کوئی جرم نہیں کیا۔ لیکن اگر وہ پولس کو بری کرتا تو یہودیوں کے غیض و غضب کا نشانہ بنتا۔ سیاسی نقطہ نگاہ سے اُن کی حمایت کئے رکھنا بہت ضروری تھا۔ چنانچہ اُس نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ مقدمہ کو جاری رکھے۔ چنانچہ اُس نے اعلان کیا کہ جب پلٹن کا سردار لوسیاں آئے گا تو میں مقدمہ کا فیصلہ کروں گا۔ یوں اُس نے مقدمہ میں تاخیر کی۔

سامریہ میں مسیحیوں کے بارے میں وہ تھوڑا بہت جانتا تھا۔ کیونکہ سامریہ میں پطرس اور یوحنا اور فلپس نے منادی کی۔ اور گزشتہ چند برسوں سے وہ سامریہ میں رہ رہا تھا۔ پطرس کرنیلیس کے ہاں بھی گیا۔ اور وہ

وہ فوجی عہدیدار تھا۔ فیلکس کو اُس کے بارے میں بھی علم ہوا ہو گا۔ تاہم فیلکس پولس کے بارے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ وہ قصور وار نہیں ہے۔ تاہم پولس کے بارے میں فیصلہ صادر کرنے کی بجائے فیلکس نے لوسیاس کی آمد کی توقع کی۔ ترطس اور صدر عدالت کے سب لوگ جو بطور مدعی فیلکس کے پاس حاضر تھے، اُس خط سے متفق نہیں تھے جو کلودیسی لوسیاس نے فیلکس کے نام لکھا تھا۔ اور جس میں پولس کے مقدمہ کے بارے میں ذکر کیا گیا تھا۔

وہ پہلے بھی یہی چاہتے تھے کہ پولس کو اُن کے ہاتھ حوالہ کر دیا جائے۔ اور اس بات کے لئے انہوں نے سیاست بھی کی لیکن اُن کا سارا منصوبہ ناکام ہوا۔ اور وہ پولس کے خلاف ایسی کوئی کارروائی نہیں کر پائے۔ اس سے پہلے بھی وہ پولس کو قتل کرنے کے درپے تھے جب پلٹن کے سردار نے فوراً پولس کو اپنی حراست میں لے لیا تھا۔ لوسیاس کو بلانے کی دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ اس سارے معاملہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا۔ اور اُس نے پولس کے حق میں جو باتیں تحریر کی تھیں۔ وہ ایک خط کی صورت میں فیلکس کو لکھ بھیجیں۔ تاہم یہودی صدر عدالت کے لوگ اس سے متفق نہ ہوئے۔

مسیحیت کا پیغام نہایت پُر امن تھا۔ اور اخلاقیات پر مبنی تھا۔ نئے عہد نامہ میں مسیحیوں کے وسیلہ سے دوسروں کی خدمت اور محبت کا جذبہ فروغ پا رہا تھا۔ اور پولس اُسی کا پرچار کر رہا تھا۔ نئے عہد میں نئے یروشلم کی خوشخبری ہر ایک ذی رُوح انسان کے لئے تھی۔ اور اسی میں ہر ایک ایماندار کے لئے ابدی اور

رُوحانی زندگی کی برکات کی خوشخبری بھی شامل ہے۔ یروشلیم میں ہونے والے واقعہ کی ساری رپورٹ لوسیاس نے فیلکس کو بھیج دی تھی۔ تاکہ اُسے فیصلہ کرنا مشکل نہ ہو۔ اس سارے معاملے کی تحقیق کے بعد فیلکس نے کوئی حکم صادر نہیں کیا اور نہ ہی پولس کے بارے میں کوئی فیصلہ دیا۔ غالب خیال ہے کہ فیلکس اس سارے ماجرے کی تفصیل لوسیاس سے جاننے کا مشتاق تھا۔ اُس نے بطور چشم دید گواہ لوسیاس کو مدعو کرنا چاہا۔

“اور صوبہ دار کو حکم دیا کہ اُسکو قید تو رکھ مگر آرام سے رکھنا اور اس کے دوستوں میں سے کسی کو اسکی خدمت کرنے سے منع نہ کرنا۔” (اعمال 23:24)

اس پیشی کو ختم کرتے ہوئے فیلکس نے حکم دیا کہ پولس کو قید تو رکھا جائے مگر آرام کے ساتھ اور اُسے معقول حد تک آزادی بھی ہو۔ اس کے دوستوں کو ملاقات کرنے اور اُسے کھانا کپڑا فراہم کرنے کی اجازت ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنر اُس کو قطعی مجرم نہیں سمجھتا تھا۔ عام طور پر کسی مجرم کو قید میں ایسی آزادی نہیں دی جاتی تھی۔ اُس پر نظر رکھی جاتی تھی جب تک اُس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ ہو۔ یوں پولس کے ساتھ کسی ظالم ملزم جیسا سلوک نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اس کے بارے میں ہ ثابت ہو چکا تھا کہ وہ پیشہ ور مجرم نہیں ہے۔ فیلکس جو یہودی اور مسیحی ایمان کے بارے میں جانتا تھا، اس معاملہ کی تحقیق میں یہ جان گیا تھا کہ یہ بات سیاسی اور معاشرتی حلقہ سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ مذہبی اور علم الہی سے متعلق ہے۔ پس اُس نے پولس کے خلاف فوراً کسی قسم کا کوئی فیصلہ صادر نہیں کیا۔

فیلکس نے صوبیدار کو حکم دیا کہ وہ پولس کو حراست میں رکھے۔ ابھی پولس کو آزاد کرنے کا فیصلہ نہیں دیا گیا تھا۔ تاہم اُس کے دوستوں کو اُس سے ملنے کی اجازت دی کہ وہ اُس کے کھانے پینے اور پہننے کے لئے اگر کچھ اُسے دینا چاہیں تو کوئی ممانعت نہیں ہے۔ نہ تو فیلکس نے پولس کو آزاد کیا اور نہ ہی اُس کے بارے میں حتمی سزا سنائی، فقط عارضی سے طور پر قید میں رکھنے کا حکم جاری کیا۔ وہ پولس کے حق میں جان گیا تھا کہ اُس کا معاملہ کس نوعیت کا ہے۔ اسی لئے اُس نے لوسیاس کے آنے کا ذکر کیا۔

’اور چند روز کے بعد فیلکس اپنی بیوی دروسلہ کو جو یہودی تھی ساتھ لے کر آیا اور پولس کو بلوا کر اُس سے مسیح یسوع کے دین کی کیفیت سُنی۔‘ (اعمال 24:24)

دروسلہ ہیرودیس اگرپاکی بیٹی تھی۔ ہیرودیس اگرپا کا ذکر اعمال کی کتاب کے آغاز میں ملتا ہے۔ اور اگلے باب میں مذکور اگرپا بادشاہ کا بھی باپ تھا۔ فیلکس کے ساتھ دروسلہ کی شادی چودہ برس کی عمر میں ہوئی۔ فیلکس سائپرس کے ماہرِ علمِ فلکیات کا بیٹا تھا۔

یوسیفس بیان کرتا ہے کہ دروسلہ نے فیلکس کے ساتھ نہایت خوشگوار زندگی بسر کی۔ اور اس آیت سے بھی واضح ہوتا ہے جہاں ذکر ہے کہ فیلکس نے اپنی بیوی دروسلہ کو ساتھ لیا اور پولس سے مسیح یسوع کے بارے میں جاننا چاہا۔ دروسلہ فیلکس کی تیسری بیوی تھی۔ اُس نے پولس سے یسوع مسیح کے بارے میں جاننے کے لئے اُس کی مدد کی۔ فیلکس نے اُس تعلیم کے بارے میں جاننا چاہا جو اعمال کی کتاب کا مرکزی مضمون بنا

ہوا ہے۔ جس میں پولس نے سب لوگوں کے سامنے یسوع مسیح کی قیامت کی خوشخبری دی۔ اس میں یسوع مسیح پر ایمان لانا اور اُس پر بھروسہ رکھنا شامل تھا۔ یہ مرکزی پیغام تھا جو پولس نے فیلکس اور اُس کی بیوی کو سنایا۔ یسوع مسیح پر ایمان لانے اور اُس کی قیامت اور عدالت کی گواہی کے ساتھ ساتھ پولس نے بہت سی اخلاقی صفات اور عملی کردار کے بارے میں بھی بتایا۔ یقیناً یسوع مسیح کے ساتھ وابستگی اور اُس کی پیروی کا تجربہ منفرد ہے۔

یسوع مسیح پر ایمان لانا اور اُس کے وسیلہ سے نجات اعمال کی کتاب کا اہم ترین موضوع ہے۔ اور اسی کے بارے میں پولس نے فیلکس اور اُس کی بیوی دروسلہ کو بتایا۔ اس میں یسوع مسیح کے ساتھ تعلق کا واحد راستہ اُس پر ایمان لانا ہے۔ یسوع مسیح پر ایمان لانا گناہوں کی معافی کا واحد ذریعہ ہے۔ اس سے ایک تائب شخص کے دل کے ارادے اور خیالات میں تبدیلی آتی ہے اور وہ گناہ سے کنارہ کرتا ہے۔ یسعیاہ اور زکریاہ میں یسوع مسیح کی الہی ہستی اور اُس کے مرتبے کا بیان ملتا ہے۔

“اور جب وہ راستبازی اور پرہیزگاری اور آئندہ عدالت کا بیان کر رہا تھا تو فیلکس نے دہشت کھا کر جواب دیا کہ اس وقت تو جا۔ فرصت پا کر تجھے پھر بلاؤنگا۔” (اعمال 24:25)

پولس رسول نے یسوع مسیح کی تعلیمات کے بارے میں چیدہ چیدہ باتوں کا بیان کیا۔ لیکن وہ سب اہم ترین باتیں بیان کیں جن کے بغیر نجات ممکن نہیں۔ اور پھر آئندہ عدالت کا بھی بیان کیا۔ لیکن ان باتوں نے

فیلکس کو خوفزدہ کر دیا۔ اور یسعیہ نے یسوع مسیح کی راستبازی کا پیشتر سے بیان کیا ہے۔ اور اُس کی تابعداری کو بھی واضح کرتا ہے۔ جو اُس نے بطور خدا کا بڑھ پوری کی۔ یوں ایمان لانے کے وسیلہ سے اُس نے ہمارے لئے ابدی نجات کا بندوبست کیا۔

مندرجہ بالا پیشی کے چند روز بعد فیلکس اور اُس کی بیوی دروسلہ نے پولس رسول کے ساتھ علیحدگی میں ملاقات کا بندوبست کیا۔ تاکہ مسیح یسوع کے دین کے بارے میں واقفیت حاصل کریں۔ پولس نے بڑی بے خوفی اور جرات سے ان دونوں کے سامنے گفتگو کی اور اُن کو راستبازی اور پرہیز گاری اور عدالت کے بارے میں بتایا۔ وہ شخصی راستبازی یا ضبط نفس کے بارے میں اپنی ذاتی زندگی میں یا عوامی زندگی میں عملاً کچھ بھی نہیں جانتے تھے جیسا کہ اُن کی موجودہ بے ضابطہ شادی سے بھی ثابت ہوتا تھا۔ اسی طرح وہ پرہیز گاری کے تصور سے بھی نا آشنا تھے۔ ضرورت تھی کہ ان کو آئندہ عدالت سے بھی باخبر کیا جائے۔ کیونکہ جب تک یسوع مسیح کے خون کے وسیلہ سے اُن کے گناہ معاف نہ ہوتے وہ آگ کی جھیل میں ہلاک ہوتے۔ یوں پولس نے یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کے بارے میں بتایا۔

یسوع مسیح نے سکھایا تھا کہ وہ ایک مددگار بخشے گا یعنی رُوح القدس۔ وہی لوگوں کو گناہ اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائیگا۔ راستبازی لفظ زیادہ تر یہودی اور مسیحی استعمال کرتے تھے۔ پرہیز گاری کے بارے میں رومی بھی آگاہ تھے۔ کیونکہ غیر اقوام میں یہ نہایت بڑی خوبی سمجھی جاتی تھی۔ اور پرہیز گاری یا ضبط نفس

بڑی خوبی مانی جاتی تھی۔ ان باتوں کے بعد پولس نے آئندہ عدالت کے بارے میں بات کی۔ اور اس سے پولس کا مقصد یہ تھا کہ وہ یسوع مسیح کے بارے میں فیملکس اور اُس کی بیوی کو بتائے۔ پولس رسول خود ان ساری تعلیمات پر ایمان رکھتا اور اُن پر عمل کرتا رہا۔ جن کے بارے میں پولس رسول اب فیملکس اور اُس کی بیوی کو بتا رہا تھا۔ پرہیزگاری یا ضبط نفس کا تعلق ہر ایک شخص کی اپنی ذات سے ہوتا ہے۔ گلتیوں اور افسیوں کے خط میں پولس رسول نے ضبط نفس کے بارے میں بات کی ہے۔ شہوت پرستی جسم کی خواہش ہے اور رُوح کے متضاد ہے۔ کیونکہ جسم رُوح کے خلاف خواہش کرتا ہے۔ اور اگر جسم کی خواہش غالب رہتی ہے تو خدا کو خوش کرنا مشکل ہے۔ گلتیوں پانچویں باب کے مطابق پرہیزگاری رُوح کا پھل ہے۔ گلتیوں کے خط میں مذکور رُوح کے پھل کی کوئی شریعت منکر نہیں۔ اور خدا بھی ہم سے توقع کرتا ہے کہ ہم رُوحانی پھل پیدا کریں۔ یہ پھل ہمیں تیار کرتے ہیں کہ ہم کس طرح خداوند خدا کی راہ پر قائم رہتے اور اُس کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ یوں ہم رُوحانی طور پر بڑھتے اور ترقی کرتے جاتے ہیں۔ قیامت کے بارے میں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ کہ خدا راستبانوں اور ناراستوں کی قیامت ممکن کریگا۔ یوں ہمیں تیار رہنا چاہئے کہ ہمارا شمار راستبازوں میں ہو۔ کیونکہ راستبازوں اور ناراستوں دونوں کی قیامت ہوگی اور جس طرح پولس نے فیملکس کو بتایا کہ آئندہ عدالت ہوگی۔ یوں ہر دو طرح لوگ زندہ خدا کی عدالت میں کھڑے کئے جائیں گے۔ پس ہمارا شمار ناراستوں میں نہیں ہونا چاہئے۔

پولس نے یسوع مسیح کے دن کی کیفیت بیان کی اور رُوح القدس کے اہم کام کے بارے میں بھی بتایا یوں
 فیملکس اُس عدالت کے بارے میں جان کر خوفزدہ ہوا۔ اُس نے مسیحیت کے بارے میں کسی قسم کی منفی بات
 نہیں کی۔ بلکہ وہ نہایت دہشت زدہ ہوا۔ فیملکس ان باتوں سے خائف ہوا اگرچہ وہ دہشت کھا گیا لیکن اُس نے
 یسوع مسیح کو قبول نہیں کیا۔ اُس نے یسوع مسیح کو قبول کرنے کے فیصلے کو التوا میں ڈال دیا اور پولس سے
 کہنے لگا کہ اس وقت تو تُو جا۔ فرصت پا کر تجھے پھر بلاؤں گا۔

‘‘اُسے پولس سے کچھ روپے ملنے کی امید بھی تھی اسلئے اُسے اور بھی بلا بلا کر اُس کے ساتھ گفتگو کیا کرتا
 تھا۔’’ (اعمال 24:26)

آج کے زمانہ کی طرح رشوت ان دنوں میں بھی تھی۔ لیکن رومی قانون میں اس کی ممانعت تھی۔ اس سے
 پہلے کلودیوس کے بارے میں بھی ہم نے پڑھا ہے کہ اُس نے بہت سے روپے دے کر رومی شہریت حاصل کی
 تھی۔ فیملکس کو بھی پولس سے روپے ملنے کی امید ہوئی۔ پولس پر کسی قسم کا کوئی جرم ثابت نہیں ہوا تھا۔ پس
 اُس نے بار بار پولس کو محض اس لئے حراست میں رکھا کہ اُس سے روپے حاصل کرے۔

اگلے دو سال میں جب رسول قیصریہ میں قید تھا تو گورنر نے کئی بار اُسے اپنے پاس بلا یا دراصل فیملکس کو
 اُمید تھی کہ پولس رسول کے ساتھی اُس کی رہائی کے لئے اُسے رشوت دیں گے۔ حالانکہ فیملکس کا بھائی
 پائیلس (pilas) رومی وزیر خزانہ تھا۔ تو بھی پولس سے اُسے رشوت کی امید تھی۔ اس کی وہ یہ بھی تھی کہ

شاید وہ پولس کے بارے میں یہ سمجھا کہ وہ اتنے بڑے فرقے کا سرگروہ ہے۔ اسلئے اُس نے توقع کی ہوگی کہ پولس اُسے بہت بڑی رقم دے سکتا ہے۔

، لیکن جب دو برس گزر گئے تو پُر کیس فیستس فیلکس کی جگہ مقرر ہوا اور فیلکس یہودیوں کو اپنا احسان مند کرنے کی غرض سے پولس کو قید ہی میں چھوڑ گیا۔’’ (اعمال 24:27)

جن فیلکس برسرِ اقتدار رہا اُس نے بارہا کوشش کی کہ پولس سے رشوت لے۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوا۔ لیکن دو برس کے بعد یعنی ۶۰ عیسوی میں پُر کیس فیستس، فیلکس کی جگہ پر گورنر مقرر ہوا۔ فیلکس نے یہودیوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے اُن پر احسان کیا اور پولس کو قید ہی میں چھوڑ گیا۔

قیصر نیرو نے ۶۰ عیسوی کے موسم خزاں میں پُر کیس فیستس کو یہودیہ کے صوبہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ قیصریہ سُوریہ کے رومی صوبہ کا سیاسی صدر مقام تھا۔ اور یہودیہ اس علاقے کا ایک حصہ تھا۔ نیرو نے فیلکس کی تبدیلی کی اور اُس کی جگہ فیستس کو گورنر مقرر کیا۔ فیلکس نے یہودیوں کی طرفداری کی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہودیہ کے علاقے میں یہودیوں کی اکثریت ہے۔ اُس نے سیاست کی۔ اور پولس کو قید ہی میں چھوڑ دیا۔ کیونکہ اُس نے یہودی اکثریت کو ناراض کرنا نہیں چاہا بلکہ پولس کو قید ہی میں چھوڑ کر اُن پر احسان کیا اسکی دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ پولس نے اُسے رشوت نہیں دی۔

ان دنوں نیرو روم کا قیصر اور شہنشاہ تھا۔ وہ رومی سلطنت کو کنٹرول کرتا تھا۔ فیلکس کو پھر بھی یہودی اکثریت کی ضرورت تھی تاکہ اگر سیاسی اعتبار سے کبھی اُسے پھر یہودیہ میں آنا پڑے تو وہ یہودیوں کی حمایت لے سکے۔ اسلئے اُس نے پولس کی بے گناہی ثابت ہونے کے باوجود اُسے رہا نہیں کیا۔

پولس رسول کو خداوند کی طرف سے خوشخبری کے لئے مقرر کیا تھا۔ اُس نے ہر وہ کام کیا جو خداوند کی نظر میں بھلا تھا۔ پس وہ خداوند خدا کا نظیر تھا۔ اُس نے قید کی مشکلات بھی برداشت کیں۔ لیکن خوشخبری کی منادی کی۔ لوقا بڑی خوبصورتی سے اعمال کی کتاب میں پولس کے بارے میں ریکارڈ جمع کر رہا تھا۔ پولس رسول کی زندگی ایمان پر مبنی تھی اُس نے یسوع پر ایمان رکھا۔ اور ایمان کے تابع زندگی گزاری۔ مشکلات اور مصائب اُس کی نظر میں اُس جلال کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے جس کی اُمید اُسے ابدی زندگی کی صورت میں تھی۔ کیونکہ اس دنیا کے دکھ اُس جلال کے مقابل نہیں ہو سکتے جو آئندہ زندگی میں حاصل ہونے والا ہے۔ فیلکس نے پولس کی پیشی کو یہ کہہ کر برخاست کیا تھا کہ وہ کلودیس لوسیاس کے آنے پر مقدمہ کا فیصلہ کریگا۔ اور اس پیشی کے بعد دو سال میں کئی بار لوسیاس، فیلکس کے پاس آیا تو بھی فیلکس نے پولس کے حق میں فیصلہ نہیں سنایا۔ بلکہ اپنی سیاست کا نشانہ بناتا رہا۔ اور پولس سے روپے ملنے کی امید وابستہ رکھی۔ لیکن اُس کی یہ امید پوری نہ ہوئی۔ بلکہ پولس نے ہر طرح سے خدا کے حکم کو مد نظر رکھا اور اُس ایمان کو قائم رکھا جو اسے ہر طرح کے دکھوں کے باوجود فتح بخش سکتا تھا۔

اُس نے دکھوں میں بھی خدا کی مصلحت کو نظر انداز نہیں کیا۔ کیونکہ پولس کے قید رہنے میں بھی خدا کی مصلحت یہی تھی کہ خداوند خدا کا نام عزت اور جلال پائے۔ اور اُس کی بزرگی ظاہر ہو۔ جس طرح یروشلیم میں پولس نے یسوع مسیح کے نام کی گواہی دی اسی طرح اب پولس کو رومہ میں بھی یسوع مسیح کے نام کی گواہی دینا ضرور تھا۔ خننیاہ ان دنوں سردار کاہن تھا۔ خننیاہ اور اُس کے ساتھ دوسرے صدر عدالت کے لوگ پولس کے اور مسیحیت کے مخالف تھے۔ یہودی سنہیڈرن کے لوگ رومی حکومت کو اپنے مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنے دیتے تھے۔ وہ رومی حکومت کو ہیگل کے معاملات سے مستثنیٰ رکھتے تھے۔ کیونکہ غیر قوم ہونے کی وجہ سے وہ اُن کی دخل اندازی پسند نہیں کرتے تھے۔ شریعت کے مطابق اُن کی دخل اندازی سے ان کے مقدس مقامات ناپاک ہوتے تھے۔ تاہم فیملکس کو سیاسی نقطہ نظر سے سنہیڈرن اور یہودیوں کو راضی کرنا تھا۔ اسلئے اُس نے یہودیوں کی حمایت کرتے ہوئے پولس کو رہا نہیں کیا۔ حالانکہ ان دو سالوں میں بارہا موقعوں پر کلودیوس لوسیاس، فیملکس سے ملنے آیا۔ لیکن یہ بات کہنے کے باوجود فیملکس نے پولس کی رہائی کا کوئی فیصلہ نہیں دیا۔

تو بھی پولس رسول کی قید میں خداوند خدا کی مصلحت دکھائی دیتی ہے۔ کیونکہ اُس کے قید رہنے کے باعث خداوند خدا اُسے رومہ میں بھی اپنی گواہی کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ پولس کے فیملکس کے توقعات پوری

نہ کیس اور اُسے رشوت نہ دی۔ کیونکہ اول تو بات رومی قانون کے خلاف تھی اور دوسرا یہ کہ خدا بھی رشوت سے منع کرتا ہے۔

پولس نے اپنی خدمت میں کسی قسم منفی بات نہیں کی۔ تمام کلیسیائیں اُس کی خدمت سے مطمئن تھیں اور خداوند خدا بھی اُس کی خدمت اور کردار سے خوش تھا۔ لُوقا بڑے خوبصورت انداز اور تفصیل سے پولس کی خدمت کا ریکارڈ جمع کرتا ہے۔ جس کا ذکر ہم اعمال کی کتاب میں پڑھ رہے ہیں۔ پولس رسول اچھا خادم تھا۔ اُس نے ہر مشکل اور پریشانی کے باوجود کلیسیا کی خدمت کی۔ اور خداوند خدا کے پاک نام کو عزت اور جلال دیا۔ اور پولس رسول بھی اپنی خدمت میں پُر اعتماد تھا۔

،،پس فیستس صوبہ میں داخل ہو کر تین روز کے بعد قیصریہ سے یروشلم کو گیا۔ اور سردار کاہنوں اور یہودیوں کے رئیسوں نے اُس کے ہاں پولس کے خلاف فریاد کی۔ اور اُس کی مخالفت میں یہ رعایت چاہی کہ وہ اُسے یروشلم میں بلا بھیجے اور گھات میں تھے کہ اُسے راہ میں مار ڈالیں۔“ (اعمال 1:24-3)

اگرچہ پولس کو قیصریہ میں قید ہوئے دو برس گزر گئے تھے مگر یہودی اُسے نہیں بھولے تھے۔ نہ اُن کی قاتلانہ نفرت کم ہوئی تھی۔ یہ سوچ کر کہ شاید نئے گورنر سے اُنہیں کچھ سیاسی رعایت مل جائے۔ سردار کاہنوں اور یہودیوں کے رئیسوں نے پولس کے خلاف گورنر کے کان بھرے۔ اور درخواست کی کہ اُسے یروشلم کو بھیج اور یہاں اُس پر مقدمہ چلا۔ لیکن اُن کا منصوبہ تھا کہ اُسے قتل کر ڈالیں۔

یروشلم شہر بھی فیستس کے ماتحت تھا۔ اس شہر کے تمام سیاسی اور معاشرتی معاملات اور مقدمات اسی کے زیرِ غور تھے۔ کیونکہ اُسے بطور گورنر یہاں بھیجا گیا تھا۔ اس کے سلطنت کے چھ برس کے بعد رومی جرنیل کی تبدیلی واقع ہوئی اور ۷۰ عیسوی میں رومی جرنیل طیطس کے ساتھ یہودیوں نے جنگ کی اور یوں رومیوں نے یروشلم کی ہیٹل کو مسمار کر دیا۔ لیکن فیستس نے اچھا سیاسی ماحول برقرار رکھا۔ اور حکومت معاملات کو بڑے اچھے طریقے سے چلایا۔

پولس ابھی تک جیل میں قید تھا۔ فیلکس کی تبدیلی ہوئی گئی اور اب یہ مقدمہ فیستس کے ماتحت تھا۔ فیستس کے دورِ عہد میں خنیاہ سردار کاہن نہیں رہا تھا۔ بلکہ اس کے جگہ ایک اور شخص سردار کاہن کے عہدے پر فائز تھا۔ یہ شخص بھی نہایت غصیلہ اور فخر کرنے والے تھا۔ یہ نہایت کٹر قسم کا یہودی تھا۔ اور سینیڈرن نے فیلکس کی موجودگی میں بھی پولس کے خلاف اس مقدمہ کو سختی سے فیصل کروانا چاہا۔ فیستس کے دورِ عہد میں بھی انہوں نے پولس کے خلاف اس مقدمہ کو نہایت سختی سے عمل میں لانا چاہا۔ اور ساتھ ہی پولس کے قتل کے منصوبہ کو بھی قائم رکھا۔

رومی حکومت کے انتظامی امور میں کافی تبدیلی آچکی تھی۔ کیونکہ گورنر کی تبدیلی ہوئی اور فیستس کے ساتھ بہت سے دوسرے عہدیدار بھی تبدیل ہو گئے تھے۔ یہودیوں نے پھر بھی اپنے غصہ کا اظہار کرتے ہوئے پولس کے خلاف مقدمہ اٹھایا اور اُس کے خلاف کھڑے ہوئے اور فیستس سے پولس کے خلاف رعایت چاہی۔

اور بطور مدعی اُس کے مقدمہ کی پیروی اور بھی سختی سے کی۔ تاکہ اُن کے حق میں بہتر ہو اور وہ پولس کے خلاف مقدمہ جیت جائیں۔ پولس کو سخت سے سخت سے سزا دی جائے۔ ہو سکے تو وہ پولس کے قتل میں کامیاب ہو جائیں۔

یہودی اُسے یروشلیم میں لے جانے کی اُمید پر تھے۔ کیونکہ وہ اُسے قتل کرنے کا منصوبہ رکھتے تھے۔ ابھی تک یہودیوں کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔ وہ اُسے یروشلیم میں لانا چاہتے تھے۔ اسلئے بہانہ کیا کہ فیسٹس یروشلیم میں آکر پولس کے مقدمہ کا فیصلہ کرے۔ اور اُس کے مقدمہ کی شنوائی کی جائے۔ یہودی اپنے پرانے منصوبے کے مطابق پولس کی گھات میں تھے۔ تاکہ یروشلیم میں لانے کے بہانے اُسے راستے میں قتل کریں۔ یہ لڑائی نہ صرف پولس کے ساتھ تھی بلکہ یہودی لوگ اور بھی بہت سے مسیحیوں کے ساتھ بھی ایسا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن پولس اب تک بہت سے کلیسائیں قائم کر چکا تھا۔ اسلئے یہودی اُسے مسیحیت کا مرکزی کردار خیال کرتے تھے، لہذا وہ اُسے قتل کرنے کے درپے تھے۔

،، مگر فیسٹس نے جواب دیا کہ پولس تو قیصریہ میں قید ہے اور میں آپ جلد وہاں آؤں گا۔ پس تم میں سے جو اختیار والے ہیں وہ ساتھ چلیں اور اگر اس شخص میں کچھ بیجا بات ہو تو اُس کی فریاد کریں۔” (اعمال-5

پولس اب گورنر تھا۔ پولس کے سارے معاملہ کے بارے میں فیستس کو پہلے سے اطلاع تھی، اور یہ بھی علم تھا کہ پلٹن کے سردار نے پولس کو کس طرح ہوشیاری سے یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر قیصریہ میں پہنچایا ہے۔ اور اُس نے کس قدر سخت انتظامات کئے تھے تاکہ پولس کسی قسم کا ناجائز نقصان نہ اٹھانا پڑے۔ اسلئے اُس نے یہودیوں کی درخواست منظور نہ کی۔

‘‘وہ اُن میں آٹھ دس دن رہ کر یروشلیم کو گیا اور دوسرے دن تختِ عدالت پر بیٹھ کر پولس کے لانے کا حکم دیا۔’’ (اعمال 24:6)

اُن کی درخواست پر فیستس خود یروشلیم میں آیا اور اُنہیں واپس قیصریہ میں پولس کے مقدمہ کے لئے آنے کو کہا۔ یروشلیم میں آٹھ دس دن رہنے کے بعد فیستس واپس قیصریہ میں آگیا اور دوسرے دن تختِ عدالت پر بیٹھا یعنی عدالتی کارروائی شروع کی۔ یروشلیم سے یہودی بھی وہاں پہنچے۔ فیستس نے ابھی تک پولس کے مقدمہ کی کارروائی نہیں کی تھی۔ تاہم وہ اس سارے معاملہ سے باخبر تھا جو کلودیس لوسیاس اور فیلکس کی موجودگی میں ہو چکا تھا۔ اس کا ہرگز مطلب نہیں کہ وہ پولس کے حق میں تھا۔ تو بھی پولس کے بارے میں کسی فیصلہ کے صادر ہونے تک وہ پولس کو حفاظت سے رکھنے کا ذمہ دار تھا۔ یہودی پولس کے خلاف تملائے اور ہر سیاسی انداز سے پولس کو فیستس کے ہاں سے نکلوانے اور یروشلیم میں لانے کی کوشش میں تھے۔ تاکہ اپنے غضب کو ٹھنڈا کریں۔ اور اپنے منصوبہ کو پورا کریں۔ یہودی سنہیڈرن کافی اثر و رسوخ کی

حامل جماعت تھی۔ یہ ستر بزرگوں پر مشتمل تھی۔ عام طور پر سیاسی شخصیات کو یروشلیم میں امن کی بحالی کے لئے اُن کی مرضی اور اُن کے خیالات کو مد نظر رکھنا پڑتا تھا۔ یوں یروشلیم سے واپسی کے اگلے دن فیستس نے مقدمہ کی کارروائی شروع کی اور پولس کو بلایا۔

”جب وہ حاضر ہوا تو جو یہودی یروشلیم سے آئے تھے وہ اُس کے آس پاس کھڑے ہو کر اُس پر بہتیرے سخت الزام لگانے لگے مگر اُنکو ثابت نہ کر سکے۔“ (اعمال 7:24)

فیلکس کے سامنے لگائے گئے الزامات بھی بے بنیاد تھے اور یہودی اُن الزامات کو ثابت نہیں کر سکے تھے اب بھی یہودی ان تمام الزامات کو جو پولس پر لگائے جا رہے ہیں، ثابت کرنے سے قاصر ہیں۔ وہ پولس کے خلاف کسی الزام کو ثابت نہیں کر سکے۔ پولس نے جان لیا تھا کہ یہودیوں کا مقدمہ بے جان ہے۔

”لیکن پولس نے عذر کیا کہ میں نے نہ تو کچھ یہودیوں کی شریعت کا گناہ کیا ہے نہ ہیکل کا نہ قیصر کا۔“ (اعمال 8:24)

جب پولس نے دوبارہ اُن کے فرسودہ الزامات سنے تو بہت کچھ بیان کرنے کی بجائے فقط اتنا کہا کہ میں نے نہ تو کچھ یہودیوں کی شریعت کا گناہ کیا ہے، نہ ہیکل کا، نہ قیصر کا۔ ان الفاظ میں پولس نے تمام مذہبی اور

سیاسی اور معاشرتی الزامات کا جواب دے دیا۔ کہ اُس نے کسی قسم کا گناہ نہیں کیا۔ کیونکہ پولس رسول
یہودیوں کی تمام چالاکی اور اُن کی نفرت کو سمجھتا تھا۔

، مگر فیستس نے یہودیوں کو اپنا احسان مند بنانے کی غرض سے پولس کو جواب دیا کیا تھے یروشلیم جانا منظور
ہے کہ تیرا یہ مقدمہ وہاں میرے سامنے فیصل ہو؟۔۔۔ (اعمال 9:24)

فیستس یہاں یروشلیم کی کونسل کے لوگوں کے رعایت میں تھا۔ تاکہ اُن پر احسان کرے۔ یہ بھی ایک
سیاسی چال تھی۔ تھوڑی دیر کے لئے تو محسوس ہوا کہ فیستس یہودیوں کی درخواست منظور کر لے گا کہ پولس
کو سنہیڈرن کے سامنے پیش ہونے کے لئے یروشلیم بھیج دیا جائے۔ لیکن وہ قیدی کی رضامندی کے بغیر ایسا
نہیں کرنا چاہتا تھا۔ یہ یہودی کونسل کی خواہش تھی کہ پولس کو یروشلیم لایا جائے۔ کیونکہ وہ اُسے قتل کرنا
چاہتے تھے۔ پولس نے انکار کیا اور یروشلیم جانا نہ چاہا۔ کیونکہ پولس بھی واقف تھا کہ وہ پہلے بھی اُس کے
خلاف منصوبہ کر چکے ہیں۔ پولس نے اسلئے انکار نہیں کیا کہ وہ ڈر گیا تھا۔ وہ تو مسیح یسوع کے لئے مرنے
کو بھی تیار تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اُسے اب یروشلیم کی بجائے رومہ میں خوشخبری کی رو یاد دی گئی تھی۔
پس اس نے ایسا ہی کیا جس میں خدا کی مرضی شامل ہو۔

، پولس نے کہا میں قیصر کے تحت عدالت کے سامنے کھڑا ہوں۔ میرا مقدمہ یہیں فیصل ہونا چاہئے۔

یہودیوں کا میں نے کچھ قصور نہیں کیا چنانچہ تو بھی خوب جانتا ہے۔۔۔ (اعمال 10:24)

پولس رسول اُن تمام منصوبوں سے واقف تھا جو یہودیوں اُس کے خلاف کرنے کو تھے۔ اسلئے پولس نے انکار کیا کہ وہ یروشلیم میں نہیں جائے گا۔ پولس نے بڑی اچھی طرح جواب دیا کہ مجھ پر کوئی گناہ ثابت نہیں ہوتا۔ اور اب پولس قیصریہ میں ہے۔ اسلئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ پولس کو یروشلیم میں بھیجا جائے اور اُس کے بارے میں وہاں فیصلہ دیا جائے۔ کیونکہ دونوں مقامات عدالتیں فیستس کے ماتحت ہیں۔ اگر فیستس کو یروشلیم میں جا کر فیصلہ دینا ہے۔ تو وہ قیصریہ میں کیوں فیصلہ نہیں دے سکتا۔ پس پولس عدالتی کارروائی میں بھی حق بجانب تھا۔

“اگر بدکار ہوں یا میں نے قتل کے لائق کوئی کام کیا ہے تو مجھے مرنے سے انکار نہیں۔۔۔” (اعمال 11:24)۔

پولس جانتا تھا کہ اگر مجرم کو کسی خاص جرم میں گرفتار کیا گیا ہو تو اُس پر اُسی طرز کا مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ لیکن پولس پر اب تک کوئی الزام بھی ثابت نہیں ہوا تھا۔ پھر کیوں وہ کوئی ایسی سزا تجویز کر سکتے تھے جس کے باعث اُسے یروشلیم میں لانے کا فیصلہ ہوتا اور پھر یروشلیم میں آکر اُس کے مقدمہ کا فیصلہ ہوتا۔ پولس اپنے ایمان کے لحاظ سے بھی مرنے کو تیار تھا۔ اور اگر دنیاوی قانون کے مطابق اُس نے کچھ ایسا کام کیا ہے تو بھی مرنے کو تیار ہے۔ لیکن بغیر جرم ثابت ہونے وہ کیونکر اُس کے خلاف کوئی سزا تجویز کر سکتے تھے۔

‘۔۔۔ لیکن جن باتوں کو وہ مجھ پر الزام لگاتے ہیں اگر اُنکی کچھ اصل نہیں تو اُنکی رعایت سے کوئی مجھ کو اُن کے حوالے نہیں کر سکتا۔ میں قیصر کے ہاں اپیل کرتا ہوں۔’ (اعمال 11:24)

پولس نے بڑے اعتماد سے بات کی کہ اگر میں نے سلطنتِ رومہ کے خلاف کوئی جرم کیا ہے تو مرنے کو تیار ہوں لیکن اگر ایسا گناہ نہیں کیا تو کون سی قانونی بنیاد پر مجھے یہودیوں کے حوالہ کیا جائے گا؟ رومی شہری کی حیثیت سے اپنے حقوق کا پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے پولس رسول نے یہ یادگار الفاظ کہے ہیں قیصر کے ہاں اپیل کرتا ہوں۔

پولس تمام قوانین کو جانتا تھا۔ وہ رومی شہری تھا۔ اُس نے یہودیوں کی تمام چالاکیوں کو جانتے ہوئے فیستس کے ساتھ کسی بات پر اتفاق نہیں کیا بلکہ تمام کاروائی میں اُس نے پوری سمجھ داری سے بات کی۔

‘پھر فیستس نے صلاح کاروں سے مصلحت کر کے جواب دیا کہ تُو نے قیصر کے ہاں اپیل کی ہے تو قیصر ہی کے پاس جائیگا۔’ (اعمال 12:24)

فیستس نے غصہ کے انداز میں پولس کو جواب دیا۔ کہ وہ قیصر ہی کے پاس جائیگا۔ پولس کو معاملہ اتنا سنگین نہیں تھا۔ لہذا فیستس خود اس پر کوئی فیصلہ دے سکتا تھا۔ کیونکہ اُس کے اختیار میں تھا۔ اس سے پہلے کلودیس نے بھی کوئی فیصلہ دئے بغیر فیلکس کے پاس بھیج دیا تھا۔ اور فیلکس نے بھی پولس کو اپنے سیاسی

اقتدار کو مد نظر رکھتے ہوئے پولس کو قید ہی میں رہنے دیا۔ اور فیستس بھی یہودی سنہیڈرن کی سیاست کا شکار ہو رہا ہے۔ اور پولس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دے رہا ہے۔ جبکہ وہ پولس کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ مذہبی اور معاشرتی دونوں اعتبار سے پولس پر اب تک کوئی گناہ ثابت نہیں ہوا۔ وہ بے قصور ہے۔

فیستس نے اپنے قانونی صلاح کاروں سے مختصر سا مشورہ کیا کہ ایسا معاملات میں لائحہ عمل کیا ہوتا ہے۔ پھر اُس نے غالباً غصے اور گستاخی کے لہجے میں پولس سے کہا کہ تُو نے قیصر کے ہاں اپیل کی ہے، تُو قیصر ہی کے پاس جائیگا۔

لیکن بات تو پہلے ہی خداوند یسوع مسیح کی طرف پولس کے حق میں کہی جا چکی تھی۔ کہ اُسے رومہ میں بھی یسوع مسیح کے نام کی گواہی دینا ضرور ہے۔ پس خداوند اُسے یروشلیم میں ہلاک نہیں ہونے دیتا۔ کیونکہ پہلے بھی خداوند خدا نے اُسے بچایا۔ اُسے یسوع نام کی گواہی کے لئے چنا اور مقرر کیا گیا تھا۔ پس وہ خداوند خدا کا چنا ہوا وسیلہ تھا جسے غیر قوموں کی نجات کے لئے چنا گیا تھا۔ پس خداوند خدا اُس کے ساتھ تھا۔ اُس نے قیصر کے ہاں اپیل کی۔ یہ خدا کا منصوبہ تھا۔ کہ پولس رومہ میں خوشخبری دے اور یسوع کے نام کی گواہی دے۔ پولس رسول فلپیوں کی کلیسیا کو خط میں اپنی قید کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ کیونکہ خطوط میں کلیسیاؤں کو ان مشکلات کے بارے میں آگاہ کرتے ہے جو پولس کے بعد ہمیں بھی بطور اہمماندار برداشت کرنا پڑ سکتے ہیں۔ پس اُس نے تمام مشنری سفروں میں خداوند کی خدمت مشکلات کے باوجود جاری رکھی۔

پولس جانتا تھا کہ یسوع مسیح نے بھی کلیسیا کے لئے دکھ برداشت کئے ہیں۔ اسلئے رویا کے مطابق وہ بھی رومہ میں خوشخبری کے لئے جانے کو تیار تھا، اور اُن مشکلات کے لئے بھی تیار تھا جو رومہ میں خوشخبری کے لئے اُسے برداشت کرنا تھیں۔

آئیں ہم دُعا کریں۔

“اے خداوند خدا ہم پولس کی خدمت کے لئے شکر گزار ہیں۔ تُو نے اُسے چنا، مقرر کیا اور اپنے نام کی منادی کے لئے اُس کی مدد کی تاکہ تیرے نام کی گواہی دے۔ تُو اُس کے ساتھ رہا اور رویا اور خواب میں اُس کے ساتھ ہمکلام ہوتا رہا۔ یوں اُس نے کلیسیاؤں کی رُوحانی مدد کی انہیں خطوط لکھے تاکہ جسمانی زندگی میں ہر طرح کے ابلیسی کاموں پر غالب رہیں، جس سے یسوع مسیح کا نام جلال پاتا رہے۔ اُس کی حوصلہ افزائی کی، اور حفاظت کی۔ ہم تیرا شکر کرتے ہیں تیرے رہنمائی اور حوصلہ افزائی کے لئے جو ہمیں میسر ہے۔ آج بھی تُو اپنے لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔ اور ہر طرح کے حالات میں پریشانیوں اور دکھوں کے باوجود اپنی نام کی گواہی کے لئے استعمال کرتا ہے۔ تیرے بیٹے یسوع مسیح کے نام کے وسیلہ سے تیرے فضل میں بڑھتے جانا چاہتے ہیں۔ تاکہ تیری پیروی میں زندگی گزاریں اور پولس کی طرح جسمانی خواہشوں پر غالب رہیں۔ تمام جسمانی اور روحانی برکات کے لئے تیرا شکر کرتے ہیں۔ تاکہ آئندہ بھی تیرے نام کے وسیلہ سے جمع ہوتے رہیں اور تیرا کلام سیکھ سکیں۔ یسوع مسیح کے نام کے وسیلہ سے مانگتے ہیں۔ آمین!”

اے قادرِ مُطلق خُدا! اسی اپنے مُنہجی خُداوند یسوع مسیح دے لئی تیرا شکر ادا کر دے آں۔ جہدے وسیلے
دے نال ساڈی تیرے نال رفاقت مُمکن ہوئی اے۔ ایتھے موجود ساریاں لوکاں نوں تُو پچایا اے تے اپنے
کول سدیا اے۔ اسی اپنے سارے ایماندار بھائییاں دے لئی تیرے شکر گزار آں تے اوہناں دے لئی
دُعا کر دے آں۔ اسی منت کر دے آں پئی تُو اوہناں دی حفاظت کرتے اوہناں دے خانداناں دے
آسے پاسے اپنا پھرہ لگا دے۔ اپنے پاک کلام نوں سکھن دے وچ تُو ساڈی مدد کر اسی تیرے پاک روح
دے نال بھر جانا چاہندے آں۔ سانوں اپنے پیار دے نال بھر دے، سانوں سمجھن والا دل عطا کرتے
فہم عطا کرتاں پئی اسی تیرے پاک کلام دیاں بھیدیاں نوں جان سکئیے تے اسی تیرے جیاتی بخش کلام
توں فیض یاب ہو سکئیے۔ اسی ایہہ سارا کجھ تیرے سوہنے پتر اپنے خُداوند یسوع مسیح داناں لیندیاں
ہوئیاں منگدے آں، آمین۔

ہُن اسی اعمال دی کتاب دے ۲۱ ویں باب دے اُتے دھیان کراں گے۔ ایس باب دے وچ یروشلیم دی
کلیسیا دے وچ دُکھاں دا دور شروع ہو گیا سی۔ ایس باب دا تعلق کلیسیا دے وچ شروع ہون والی ایذا
راسانی دے نال سی۔ اوس وایلے دے بادشاہ نے کلیسیا دے اُتے ظلم کرنا شروع کر دتا سی تے اوہناں
نوں خُداوند یسوع مسیح دے نال اُتے ایمان دے سببوں ستایا سی۔ بے شک پطرس دے وسیلے خُدا
نے اپنے ناں نوں غیر قوماں تیکر پہنچایا سی تے اوہناں نے ایمان دے وسیلے دے نال پاک روح دی

بخشش نوں پایا سی۔ پطرس دے مشنری سفر توں پہلاں ای پطرس نے تے کجھ رسولاں نے غیر قوماں دے وچ خوشخبری دے کم نوں شروع کر دتا سی۔

بارہویں باب دے وچ پطرس نوں قید کر دتا گیا سی تے اوہنوں فسح دے بعد لوکاں دے سامنے پیش کرنا سی۔ تے اوہناں نے اوہدی نگہبانی دے لئی سپاہیاں نوں مقرر کیتا سی۔ پر خُدا نے کلیسیا دی دُعا دے جواب دے وچ اوہنوں رہائی بخشی سی۔ تے او جیوندہ سلامت قید دے وچوں نکل آیا سی۔ خُداوند اوہناں دا مُحافظ سی تے پاک روح اوہناں نوں جتھے جاوَن دا اُکھدا سی اوہ او تھے جاندے سن۔ تے ایہہ کم عارضی نہیں سی سگوں خُدا اوہناں نوں جتھے بھیجدا سی او او تھے جاندے سن تاں اپنی خدمت گزاری دے کم نوں کیتا جاوئے۔

ابے پتھلے باب دے وچ اسی کجھ کپڑی تے کُربنی لوکاں نوں ویکھیا سی جہناں نے یونانیاں دے وچ جا کے خدمت دے کم نوں کیتا سی۔ تے اوہناں وچوں بہت ساریاں نے خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کیتا سی تے ایویں ہر روز لوکی کلیسیا دے وچ شامل ہندے جاندے سن۔ تے خُداوند یسوع مسیح دے اُتے ایمان لیا کے نجات پاوندے گئے سن۔ خُدا نے پطرس نوں موقع دتا سی اپنی او قیصریہ دے وچ خوشخبری دے کم نوں کرے۔ اوہنے پہلاں یافا دے وچ مُنادی کیتی فیر خُداوند نے اوہنوں حُکم دتا اپنی او قیصریہ دے وچ وی جاوئے تے اوہنے خُداوند دی تابعداری کر دیاں ہوئیاں نہ صرف کُرنیلیس سگوں

اوہدے نال موجود باقی لوکاں نوں وی خُداوند یسوع مسیح دی نجات دے بارے بیان کیتا تے اوہناں نے
 ایمان لیواندیاں ہوئیاں نجات نوں حاصل کیتا سی۔ اوتھے موجود ساریاں لوکاں نے پینتیکوست دا تجربہ
 حاصل کیتا سی تے خُداوند یسوع مسیح دے اُتے ایمان لیائے سن۔ اوہناں دے دل دے خیال کامل
 سن تے اوہناں نے خُداوند یسوع مسیح توں حقیقی خوشی نوں حاصل کیتا سی۔ او خُدا دے نال نوں
 جلال دیندے سن۔ خُدا نے اوہدی مدد کیتی تے اوہدے لئی نجات دا انتظام کیتا سی۔ اوہنوں روپا دے
 وچ ایہہ ہدایت ملی سی پئی او پطرس نوں اپنے گھر سدے۔ تے کُرنیلیس نے ایویں ای کیتا سی جیویں
 خُداوند نے اوہدی راہنمائی کیتی سی۔ اوہنے پطرس دے وسیلے دے نال خُدا دا کلام سُنیدیاں ہوئیاں
 یسوع مسیح نوں قبول کیتا سی۔ ایویں اوہناں ساریاں نے پاک روح دے تجربے نوں حاصل کیتا سی
 تے اوہناں نے پینتیکوست دا تجربہ حاصل کیتا۔ تے او سارے پاک روح دے نال بھر گئے تے غیر
 زبانوں بولن لگے سن۔ پطرس دے وسیلے دے نال خُدا نے اوہناں دے درمیان حیران کر دیوں والے کم
 کیتے سن۔ اوہناں نے خُداوند یسوع مسیح دے نال توں اپنیاں پاپاں توں مُعافی حاصل کیتی سی۔ بالکل
 ایویں ای جیویں پینتیکوست دے دن ہويا سی۔

۱۲ویں باب دے وچ کلیسیا دی ایذا رسانی دا آغاز ہندا اے جیہڑی ہیرودیس اگرپا اول دے سببوں پیش
 آئی سی۔ ایتھے سانوں پولوس رسول دی خدمت دے شروع ہون توں پہلاں پطرس دے گرفتار ہون

تے فیر معجزانہ طور تے اوہدے رہائی ہون دا ذکر ویکھن نوں ملدا اے۔ اوویں باب دے اخیر دے وچ اسی ویکھدے آں پئی ضرورت دے مطابق یہودیہ دے وچ وسن والیاں ایمانداراں دے وچ کجھ ریلیف وی بھیجی جاندی اے۔ تے حواریاں دی تجویز تے ایمانداراں نے اپنی توفیق دے موافق یہودیہ دے وچ وسن والیاں دے لئی کجھ حصہ بھیجیا سی۔ تے ایہہ رومی شہنشاہ کلودیس دے دور دے وچ ہو یا سی۔

لوقا بہت ای چنگا تاریخ دان سی تے سوتاریخی واقعاں نوں بہت چنگے طریقے دے نال لکھدا سی۔ تے اوہنے کلیسیا دے وچ ہون والیاں واقعاں نوں بہت ترتیب دے نال بیان کیتا سی جنہاں دے بارے سانوں پڑھن نوں اعمال دی کتاب دے وچوں ملدا اے۔ اعمال دی کتاب دے وچ ۱۲ویں باب دے وچ پطرس دے گرفتار ہون تے اوہدے رہا ہون دے بارے ویکھن نوں ملدا اے۔ لوقا نے کلیسیائی تاریخ نوں بڑے چنگے طریقے دے نال بیان کیتا اے۔ تے او بیان کردا اے پئی انطاکیہ دے وچ رہن والیاں ایمانداراں نے یہودیہ دیاں ایمانداراں دے لئی اپنی توفیق دے موافق بھیجیا سی۔ تے اوہناں نے برنباس تے ساؤل دے ہتھی بزرگاں دے کول بھیجیا سی تے جدوں پطرس نوں گرفتار کیتا گیا سی تے اوس ویلے یسوع مسیح نوں صلیب دتے گئے ے ورے ہو گئے سن۔ اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۱۲ باب دیاں پہلیاں ۲ آیتاں دے وچ ایویں لکھیا ہو یا اے:

تے اوس ویلے ہیرودیس بادشاہ نے ستاون دے لئی کلیسیا دے وچوں کجھ اُتے ہتھ پایا۔ تے یوحنا دے
بھائی یعقوب نوں تلوار دے نال قتل کروایا۔

اسی جان دے آل پئی مسیحی تاریخ دے وچ ہیرودیس اک جانیا پچھانیا ناں اے، اوہنے بیت لحم دے وچ
بچیاں نوں قتل کروایا سی۔ تے او شروع توں ای مسیحیاں دا ویری رہیا سی۔ تے ایہدے باہجوں
یہودیاں توں عزت افزائی دے لئی اوہنے ہیکل دیاں کجھ اضافی حصیاں نوں وی بنوایا سی۔ جدوں اک
واری حواری خُداوند یسوع مسیح دے نال سن۔ تے اوہنوں دکھاندے پئے سن پئی کئی اعلیٰ شان ہیکل
دی تعمیر دے وچ واہدا کیتا گیا اے۔ تے اسی پڑھدے آل پئی خُداوند یسوع مسیح نے اوہناں دے
اگے ایہہ نبوت کیتی سی پئی ایہتھے کسے پتھر اُتے کوئی پتھر باقی نہیں رہوے گا جیہڑا سٹیا نہیں جاوے
گا۔

جدوں بچیاں نوں قتل کروایا گیا سی تے اوس ویلے ہیرودیس اعظم حاکم سی۔ پر خُداوند یسوع مسیح دی
موت دے ویلے ہیرودیس انتپاس حاکم سی۔ ہیرودیس انتپاس ہیرودیس اعظم دا پتر سی۔ تے ایہتھے
جیہڑے ہیرودیس دا ذکر ویکھن نوں بلدا اے او اگرپا اول سی جیہڑا ہیرودیس اعظم دا پتر سی۔ تے اسی
ویکھاں گے پئی اگے جا کے اگرپا دوئم دا ذکر وی اعمال دی کتاب دے وچوں ویکھن نوں ملے گا۔ ایہہ
ایذا رسائیاں کلودیس دے زمانے دے وچ شروع ہوئیاں سن جیہڑا اوس ویلے رومی شہنشاہ سی تے

ہیروڈیس اگرپا او؛ نوں یہودیہ دے اعلیٰ حاکم دے طور تے مُقرر کیتا گیا سی۔ تے ایہہ وی کلیسیا دے
لئی اک اوکھا ویلا سی جدوں کلیسیا نوں اک واری فیر ایذا رسانی دا سامنا کرنا پیا سی۔ تے یروشلیم دے
علاوہ ساریاں تھاواں وچ جتھے کتے وی مسیحی وسدے سن اوہناں نوں دے اُتے ظلم کیتے گئے سن۔

کلودیس ہیروڈیس اعظم دا بچپن دایار سی تے اوہدے ای عہد دے وچ اگرپا اول نے یروشلیم دی کلیسیا
نوں ستاون داکم کیتا سی۔ ہیروڈیس اگرپا اول صاحب اختیار سی۔ تے ایہہ یہودیاں دے دل جتن دے
لئی یہودی تموراں دے وچ شامل ہندا سی۔ جمدے سببوں یہودی سردار کاہن بہت خوش سن۔ تے
یہودیاں دے حق دے وچ ایہہ بہت چنگا بادشاہ سی۔ کیوں جے اپنے اقتدار نوں قائم رکھن دے لئی
اوہدی ایہہ پالیسی سی پئی او یہودیاں یہودیاں نوں خوش کرن دے لئی بہت کجھ کردا سی۔

تے ایویں اوہنے یہودیاں نوں خوش کرن دے لئی ایذا رسانیاں شروع کر دتیاں سن۔ اوہنے مسیحیاں
نوں ستانا تے اوہناں دے اُتے دکھ ڈھانے شروع کر دتے سن۔ اوہنے یہودیاں دے دل جتن دے لئی
او سارا کجھ کیتا سی جو او کر سکدا سی۔ او جاندا سی پئی یہودی مسیحیاں نوں پسند نہیں کردے نے ایس
لئی اوہنے یہودیاں دی خوشی دے لئی اوہناں نوں ستانا شروع کر دتا سی۔ او اپنی حکمرانی دے وچ اوہناں
دا اعتماد جتنا چاہندا سی ایس لئی ایہہ ایذا رسانیاں وی ایہدا ای حصہ سن۔

ہیرودیس اعظم دے مرن دے بعد اوہدی سلطنت اوہدیاں چاراں پتریں دے وچ ونڈی گئی سی۔ تے
 تبریاس دی جھیل دے آسے پاسے دا علاقہ اوہدے پتر انتپاس دے حصے دے وچ آیا سی۔ ہیرودیس اگرپا
 نے یہودیوں دیاں روئیاں نوں جان لیا سی تے اوہناں دی مذہبی غیرت توں وی واقف سی۔ تے
 ایویں اوہنے اپنے سیاسی پہلو نے اگے رکھدیاں ہوئیاں ایہہ کیتا تاں پئی اوہدی مملکت دے وچ کسے
 وی قسم دی پُھٹ نہ پوئے۔ تے یہودیوں نوں خوش کرن دے لئی اوہنے مسیحیاں نوں نشانہ بنایا سی۔
 او اپنے آپ نوں سرائیل دا بادشاہ سمجھدا سی تے ایس ای لئی او ہیکل دیاں ساریاں مُعالیماں دی دیکھ
 بھال کردا سی۔ او اوہناں دے دی مدد کرن دے بہانے اوہناں دے نال گٹھ جوڑ رکھدا سی۔ ایویں
 دیاں کرم نوازیوں کرن دے سببوں یہودی سردار کاہن اوس نوں پسند کردے سن۔ اوہنے قیصریہ دی
 بجائے یروشلیم دے درجے نوں بحال کیتا سی۔ ایس سببوں یہودی سردار کاہن اوہدے توں بڑے
 راضی سن۔ تے او ایویں دیاں ساریاں کماں نوں یہودیوں نوں راضی کرن دے لئی کردا سی۔
 اوہنے کلیسیا دیاں لوکاں نوں قتل کروایا سی جنہاں دے وچ یوحنا دا بھائی یعقوب سی۔ پطرس یوحنا تے
 یعقوب زیادہ تر خُداوند یسوع مسیح دے نال رہندے سن۔ پطرس او بندہ اے جنہوں خُداوند یسوع
 مسیح نے آکھیا دی پئی تُو میرے برے چرا۔ تے اسی ویکھدے آں پئی او خُداوند یسوع مسیح دے بعد
 اوہدی کلیسیا دا گلہ بان بنیا سی۔ تے یوحنا حواریاں دے وچوں ساریاں توں نکا سی تے خُداوند یسوع مسیح

نے اوہنوں اپنا مکاشفہ دتا سی۔ تے یعقوب جیہڑا خداوند یسوع مسیح دیاں حواریاں دے وچوں دی
اوہنوں یروشلیم دے وچ تلوار دے نال قتل کر دتا گیا سی۔

رومی حکمران اپنی حکومت نوں بچاون دے لئی کسے وی بندے نوں مار سکدے تھے۔ تے اوہناں نوں
اختیار سی پئی اوکسے وی فرد جرم نوں عائد کردیاں ہوئیاں مجرم نوں سزا دے سکدے سن۔ تے اسی
ویکھدے آں پئی اعمال ۱۲ باب دی ۳ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

جدوں ویکھیا پئی ایہہ گل یہودیاں نوں پسند آئی تے پطرس نوں وی گرفتار کرلیا تے ایہہ عید فطیر دے
دن سن۔

ایس توں پہلاں تاریخ دے وچ اک نال اپنی فینیس حاکم دا وی سی جیہڑا یہودیاں دے سخت خلاف
سی۔ اوہنے مکابی تحریک دے دوران بہت لوکاں نوں ماریا سی۔ پر ایتھے اک غیر قوم بندہ یہودیاں دی
حمایت نوں حاصل کرن دے لئی مسیحیاں نوں ستاوند ا پیا سی۔ او مسیحی لیڈراں نوں نشانہ بناوندیاں
ہوئیاں اک دے باہجوں دوجے نوں قتل کرن دی کوشش دے وچ سی۔ ایس لئی یعقوب نوں یروشلیم
دے وچ تلوار دے نال قتل کروایا جیہڑا کلیسیا دا اہم رکن تے لیڈر سی۔ اوہنے یہودیاں نوں راضی
کرن دے لئی بہت کجھ اجیا کیتا سی تے اوہنے کلیسیا دے وچ اپنیاں پالیسیاں دی پیروی کرواون دی
غرض دے نال بہت ساریاں لوکاں نوں بہت ستایا سی ایتھوں تیکر پئی یوحنا دے بھائی یعقوب نوں

قتل کروا دتا سی۔ جیہڑا پطرس تے یوحنا اوہدے نال پہاڑ دے اُتے موجود سن تے خُداوند یسوع مسیح
دی شکل بدل گئی سی۔ او یہودیال دی بڑی مدد کردا سی تے اوہناں دیاں مذہبی ذمہ داریاں دے وچ
اوہندا دی حمایت کردا سی۔ تے ایویں اگریپا نے ہیرودیس نے اگریپا نے یعقوب نوں تلوار دے نال قتل
کروایا سی۔ جے یہودی اوہنوں آپ سزا دیندے تے اوہنوں سنگسار کر دیندے۔ ایہدے وچ کوئی
شک نہیں اے پئی ایہہ قتل ہیرودیس نے کروایا سی تے اوہنے رومی حاکم ہون دا فائدہ اٹھایا سی۔ تے
اوہنے قتل دا شرعی نہیں سگوں قانونی حکم نامہ جاری کیتا سی۔

یہودی ورع دے مطابق کسے مجرم نوں سزا دیون دے لئی اوہنوں سنگسار کر دتا جاندا سی۔ ایویں ایہہ
سزا یہودیال دے ولوں نہیں سگوں ہیرودیس بادشاہ دے ولوں جاری کیتی گئی سی۔ ایویں ساریاں توں
پہلاں یعقوب ایس ایذا رسانی دا شکار ہویا سی۔ ایہہ اک تبدیلی اے جیہڑی ایتھے ویکھن نوں بلدی پئی
سی۔ اعمال دی کتاب دے وچ جدوں رسول پاک روح دے نال بھر گئے سن تے او طرح طرح دیاں
زبانوں بولدے پئے سن تے او بڑے راضی سن۔ تے ایتھے مسیحیاں دے بارے لوکاں دا رویہ بہت ای
منفی ویکھن نوں بلدا اے کیوں جے جنے لوکی یعقوب دے قتل دے ویلے اوتھے موجود سن او سب
راضی سی۔

گملى ايل تے اوہدے نال کجھ ہور سردار کاہن یہودیت دی ساکھ نوں بچاون دی کوشش دے وچ سن۔
تے ایس سببوں او مسیجیاں نوں کسے وی قسم دا نقصان پہنچا سکدے سن۔ تے دوجے پاسے رسولاں دی
خوشخبری دے سببوں کلیسیا دے وچ بڑی تبدیلی واقع ہندی پئی سی کیوں جے غیر قوم لوکی مسیحیت
نوں قبول کردے پئے تے اوہناں دے وچ شامل ہندے پئے سن۔ تے ایویں مسیجیاں دے سببوں
یہودیت دی ساکھ نوں خطرہ لاحق ہو گیا سی۔ جیویں جیویں یہودی ایہنوں بچاون دی کوشش کردے
پئے سن ایویں ایویں لوکی مسیحیت دے وچ داخل ہندے جاندے پئے سن۔ جمدی مثال یونانی لوکی
نے جنناں نوں کپرسی تے یونانی لوکاں نے کلام سنایا سی۔ تے فیر گر نیلیس جیہڑا غیر قوم دا بندہ سی تے
اوس پلٹن دا سردار سی جیہڑی اطالیانی اکھواندی سی۔

ایویں قیصریہ تے انطاکیہ دے وچ مُنادی دے سببوں بہت سارے لوکی خُداوند یسوع مسیح دے کول
آئے سن۔ پر یروشلیم دی کلیسیا بڑی اذیت دے وچ سی کیوں جے اگر پادشاہ دے ولوں اوہناں نوں
بڑی مُصیبت دا سامنا سی۔ تے مسیجی ایمانداراں دے وچ بہت ساریاں منفی گلاں سُنن نوں بلدیاں
پئیاں سن۔ تے اگر پادشاہ نوں خوش کرن دے لئی مسیجیاں دے لئی بہت مُشکلاں پیدا کردا پیا
سی۔ او یہودیاں دی سوچ نوں جاندیاں ہوئیاں اوہناں دے لئی ایہہ سارا کجھ کردا پیا سی۔ ایہدے پچھے

اوہدا نقطہ نظر مذہبی نہیں سگوں سیاسی سی کیوں جے او ہر قیمت تے یہودیوں دی حمایت حاصل کرنا چاہندا سی۔

جے اسی اک تاریخ دان دی نظر دے نال ویکھئیے تے ایتھے سانوں اک حیران کر دیوں والی تبدیلی ویکھن نوں بلدی پئی اے۔ تے مسیحیاں دا اہم لیڈراں نوں نشانہ بنایا جاندا پیا سی۔ ایس توں پہلاں وی اوہناں دے اُتے ایذا رسائیاں دا اک دور گزریا سی جدوں یہودی سردار کاہناں دے حکم تے مسیحی بندیاں تے بڈیاں نوں گھراں توں باہر گھسیٹ کے اوہناں نوں صدر عدالت دے سامنے پیش کیتا گیا سی۔ تاں پئی اوہناں دے خلاف جھوٹا مقدمہ چلایا جاوے تے ایویں اوہناں نے دکھ تے مُصیبت اٹھائی سی۔ یہودی تے مذہبی نقطہ نظر دے نال ایہدے توں راضی سن کیوں جے ایہدا تعلق اوہناں دے مذہب دے نال سی۔ تے اوہناں دی درخواست دے بغیر اوہناں دے لئی ایس کم نوں کیتا جاندا پیا سی۔

تے جدوں اگر پانے ایہہ ویکھیا پئی یہودی اوہدے ایس کم توں راضی نے تے اوہنے مسیحیاں دے خلاف ایس کم نوں کرنا جاری رکھیا سی۔ تے جیویں ای پطرس کُرنیلیس دے کولوں واپس آیا سی تے اوہے پطرس نوں گرفتار کروا دتا سی۔ اوس ویلے پطرس کُرنیلیس نوں مل کے واپس آیا ای سی تے او

اوہناں نوں بیان کردا پیا سی پئی جیہڑی نعمت خُداوند یسوع مسیح دے اُتے ایمان لیاون دے نال
سانوں ملی اے او ای غیر قوماں نے وی حاصل کیتی اے۔

کلودیس اوس ویلے رومی شہنشاہ سی تے ہیرودیس نوں یہودیہ دا حاکم مُقرر کیتا گیا سی جیہڑا پئی بڑا
بارعب تے باختیار حاکم سی تے او اپنے ماتحت علاقہ نوں مستحکم کرن دے لئی ہر ویلے کوشش دے وچ
رہندا سی۔ یہودیاں دی اک جماعت سی جیہڑی صدرِ عدالت دے نال توں جانی تے پچھانی جاندی سی۔
تے یہودیاں دے شریعت دے سارے مُعاملیاں نوں ایس ای جماعت دے وچ حل کیتا جاندی سی۔ تے
ہیرودیس اگرپا ایس جماعت دے نال سیاسی طور تے میل جول رکھدا سی۔ او یہودیاں دی سیاسی غیرت
نوں جاندی سی تے او اوہناں نوں خوش کرن دے لئی ہر ممکن کوشش کردا رہندا سی۔ اوہنے اوہناں دی
ایس گل نوں اپنی کمزوری بنا لیا سی تے او اوہناں نوں خوش کردیاں ہوئیاں اپنے سیاسی مقصد دے لئی
ورتدا سی۔ تے ایویں مذہبی حمایت دے سببوں او اوہناں دے لئی اک چنگا بندہ سی۔ ایہہ ای وجہ سی
پئی یعقوب دے قتل دے سببوں یہودی اوہدے توں بڑے راضی سن۔

پطرس نے جہنے قیصریہ دے وچ کم کیتا سی اوہنے غیر قوم لوکاں نوں خُداوند یسوع مسیح دے اُتے
ایمان لیاون دی دعوت دتی سی۔ تے ایویں اوہناں ساریاں نے ایمان لیاوندیاں ہوئیاں خُداوند یسوع

مسیح نوں قبول کیتا سی۔ تے اوہناں دا ایہہ ای ایمان اوہناں دے لئی وسیلہ بنیا سی پئی اوہناں دا خُدا دے نال اک تعلق بن گیا سی۔ تے اوہناں دے ایس تعلق دی بُنیاد شریعت نہیں سی۔

کرنیلیس دے گھر دے وچ خُوشخبری پطرس دی کامیابی دا ثبوت اے۔ ایتھے خُدا نے بہت ساریاں لوکاں نوں اپنی جماعت دے وچ شامل کیتا سی تے او خُدا دیاں بھیدیاں دی واقفیت نوں حاصل کردے پئے سن۔ تے اسی ویکھدے آں پئی یونانیاں نے وی کجھ کپرس تے کُرتینی ایمانداراں دے وسیلے دے نال خُدا دے کلام نوں سُنیا سی۔ تے ایویں ایمان لیاون دے سببوں بہت سارے بہت سارے غیر قوم لوکی خُدا دی نجات دے وچ شامل ہو گئے تے اوہدے بدن دا حصہ بن گئے سن۔ پر یہودی سردار کاہن خاص طور تے صدرِ عدالت والے لوکی ہمیشہ ای مسیحیاں دے خلاف رہئے سن تے اوہناں نوں برباد کرن دے منصوبے بناوندے رہئے سن۔ تے اہجے تیکر او ایس حقیقت نوں سمجھ توں قاصر سن۔

پطرس دے بارے اسی ویکھدے آں پئی او ابتدائی کلیسیا دا وڈا راہنما سی جنہنے یروشلیم یافا تے قیصریہ دے وچ خُدا دے کلام دی مُنادی کیتی سی۔ اوہدے علاوہ دو جیاں ایمانداراں نے فینیکے، کپرس تے انطاکیہ دے وچ خُدا دے کلام نوں پیش کیتا سی تے کجھ لوکاں نے یونانیاں نوں وی خُوشخبری سُنائی سی۔ یروشلیم دی کلیسیا اک دوجے دے نال اک سی۔ او رل مل کے رہندے سن تے مُصیبت دے ویلے اک دوجے دی مدد وی کردے سن تے او ہر روز ایمان دے وچ وہدے جاندے سن۔ یہودی

ایس ای وجہ توں اوہناں نوں اپنے لئی خطرہ تصور کردے سن۔ پر اوہناں دی ناراضگی دی وہڈی وجہ
اوہناں دا مذہبی تعصب سی تے اوہر ویلے منفی رویہ تے کردار دکھاوندے سن۔ تے او مسیحیاں نوں
مُکاون دے لئی ہر ممکن کوشش کردے پئے سن استھوں تیکر پئی او اوہناں نوں قتل وی کردے پئے
سن۔

تے استھے ایہہ گل دھیان کرن دے قابل اے پئی تاریخ دان یروشلیم دے وچ خُو شخبری دی وسیلے دے
نال کس قدر وہڈی تبدیلی دے بارے گل کردا پیا سی۔ باختیار مذہب تے قومیت دے اعتبار دے نال
او خُدا دے علاوہ کسے توں وی نہیں ڈردے سن۔ پر استھے خُداوند یسوع مسیح دی شخصیت نوں پچھانن
دے مُعلے دے وچ او غلطی تے سن۔ ایہہ وی ہوسکدا اے پئی پطرس نوں ایس لئی گرفتار کروایا گیا
سی کیوں جے اوہنے کُرنیلیس تے اوہدیاں ساتھیوں نوں خُداوند یسوع مسیح دے بارے خُو شخبری سُنائی
سی۔ تے اگر پانوں ایہہ سارا کجھ بیان کیتا گیا ہونے گا پئی کیوں پطرس نے قیصریہ دے وچ خُداوند
یسوع مسیح دے نال دی مُنادی کیتی اے تے رومیوں دے وچ اک وہڈی تبدیلی ویکھن نوں ملی اے۔

ایہہ ویلا عیدِ فطیر دا ویلا سی تے ایہہ عید ویلے دے اعتبار دے نال ساریاں توں پہلاں آوندی سی۔
عیدِ فصح تے عیدِ فطیر ایہناں نوں مصر توں رہائی تے خُدا دی برگزیدہ قوم ہون دے تعلق دے نال
منایا جاندا سی تے ایہہ ست دیہاڑیاں تیکر جاری رہندی سی۔ ایس ویلے تے آسے پاسے دے لوکی عید

مناون دے لئی یروشلیم دے وچ اکٹھے ہو جاندے سن۔ تے چنے لوکی یہودی سن تے چنے ایماندار سناو

سارے یروشلیم دے وچ اکٹھے ہندے سن۔ تے مختون ایماندار وی جیہڑے رسالت تے مشنری

خدمت نوں انجام دیندے پئے سن او سارے ایہناں دے وچ شامل ہندے سن کیوں جے او اہے

تیکر شریعت دیاں ساریاں رسمیں نوں منندے سن۔ اسی سارے وی ایمان دے اعتبار دے نال

مقدسوں دے وچ شامل آں کیوں جے اسی خُدا دی جماعت تے اوہدی کلیسیا دا حصہ آں۔ اسی مسیح دا

بدن آں تے اپنی اپنی تھاں تے اوہدی خدمت نوں پورا کردے پئے آں۔ تے اسی ویکھدے آں پئی

اعمال ۱۲ باب دی ۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے اوہنوں پھڑکے قید کیتا۔

اگر پادی اک مُنظم فوج سی تے کُر نیلیس دی طرح ہور وی بہت سارے لوکی سن جیہڑے اوہدے

ماحت کم کردے سن جنہاں نوں او اپنے حُکم دے مطابق استعمال کردا سی۔ او رومی طریقیاں تے،

جارجیت دے وچ بڑا تیز تے چُست سی۔ جدوں اوہنوں پتہ لگیا پئی پطرس یروشلیم دے وچ اے تے

اوپنے اوہنوں گرفتار کروا لیا سی۔ اوہنے اوہنوں پھڑوا کے قید کروا دتا۔

--- تے نگہبانی دے لئی چار چار سپاہیاں دے چار پہریاں دے وچ رکھیا سی۔ ایس ارادے دے نال پئی

فسح دے بعد اوہنوں لوکاں دے سامنے پیش کرے۔

پطرس دی نگہبانی دے لئی چار چار سپاہیاں دے چار ٹولے بنائے گئے سن۔ اسی ویکھدے آں پئی اگرپا
پطرس نوں وی قید کر دینا چاہندا سی۔ پر اوہنے پطرس نوں اہجے تیکر ایس لئی قید وچ رکھیا سی کیوں
جے یہودیوں دی عید سی تے او ایویں دیاں تہواراں تے ایویں دا کوئی کم نہیں کردے سن۔ تے ایویں
پطرس نوں صرف قید دے وچ رکھیا گیا سی تے پھرے داراں نوں مُقرر کیتا گیا سی پئی او پطرس دی
نگہبانی کرن۔

اوہنے پھرے والیاں نوں ڈاہڈی تاکید کیتی سی پئی او لا پرواہی نہ کرن۔ کیوں جے پطرس رسولوں دے
وچ مرکزی شخصیت سی تے کجھ چر پہلاں ای اوہنے قیصریہ دے وچ خُو شخبری دے کم نوں کیتا سی۔
بہت ساریاں مُفسراں دا ایہہ اگھنا اے پئی اوہنوں قید کر کے اتھونہ دے قلعے دے وچ لے جایا گیا
سی تے او تھے ای قید کیتا گیا سی۔ تے ایہہ قلعہ ہیکل دے شمال دے وچ سی۔ ایہنوں رومیوں دی فتح
دے بعد بنایا گیا سی تے جدوں اوہناں نے یروشلم نوں فتح کیتا سی تے اوہناں نے ایس قلعے نوں ہیکل
دے شمال دے وچ بنایا سی۔ اتھے ہیکل دیاں ساریاں مُعاملیاں دی خبر رکھی جاسکدی سی۔ ایہدیاں
برآمدیاں دے وچ سپاہی کھلوتے رهندے سن۔ ایویں اگرپا دے حکم دے نال پطرس نوں قید خانے
دے اندر بند کر دتا گیا سی تے باہر پھرے والیاں نوں کھڑا کیتا گیا سی۔ اوہنوں قید کرن دی وجہ ایہہ
سی کیوں جے او یہودیوں دی عید دی وجہ توں کوئی کاروائی نہیں کرسکدا سی۔ تے دوجی وجہ ایہہ سی

پئی او یہودی سرداراں نوں ایس فیصلے دے وچ شامل کرنا چاہندا سی جہناں نوں او اپنے سیاسی مقصد دے لئی ورتدا سی۔ تے ہن کیوں جے سارے ای لوکی عید فطیر دے وچ مصروف سن تے اوہنے پطرس نوں کجھ نہیں آگھیا سی سگوں صرف اوہنوں قید کروایا سی۔

اوہدے لئی یروشلیم دا علاقہ کوئی اینا وہڈا نہیں سی پئی او یہودی سرداراں نوں اکٹھیاں نہیں کرسکدا سی سگوں وجہ ایہہ سی پئی یہودی سردار کسے وی طور تے اپنیاں طہواراں نوں نظر انداز نہیں کرسکدے سن۔ تے اگرپا ایس گل نوں چنگی طرح دے نال جاندا سی تے ایس لئی اوہنے عید دے مگن دا انتظار کیتا سی۔ کیوں جے او ایس کم نوں یہودیاں دی چپوشی دے لئی کرنا چاہندا سی تے جے یہودی ایہنوں نہ ویکھ سکن تے اوہنوں ایہدا کوئی فائدہ نہیں سی۔ تے کیوں جے یہودیاں دی عید فطیر دا موقع سی ایس لئی اگرپا بادشاہ نے پطرس نوں کجھ نہیں آگھیا سی سگوں اوہنوں قید کیتا تے عید دے مگن دے لئی اڈیکیا۔

تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۱۲ باب دی ۵ تے ۶ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

پس قید خانے دے وچ پطرس دی نگہبانی ہندی پئی سی پر کلیسیا اوہدے لئی دل و جان توں دُعا کردی پئی سی۔ تے جدوں ہیروڈیس اوہنوں پیش کرن نوں سی تے اوس ای رات پطرس دو سنگلاں دے نال

بھجا ہویا سپاہیاں دے وچکار سوندا سی تے پھرے والے بُوہے تے قید خانے دی نگہبانی کردے پئے
سن۔

اگرپا نوں کُجھ پتہ نہیں سی پئی کیمہ ہون والا اے پر کلیسیا دے وچ ایہہ اک نوی تبدیلی دی کیوں بے
ضدمت دا رُخ تبدیل ہو کے اک بندے دی وچ توں رُک گیا سی۔ پر ایہہ وی کلیسیا دی مضبوطی
دے لئی سی۔ پطرس جیہڑا کلیسیا دا راہنما سی اوہنوں گرفتار کر لیا گیا سی۔ بے شک ایہہ کلیسیا دے
لئی کوئی نوی گل نہیں سی پر کلیسیا پہلاں وی ایذا رسانی توں لہنگدی پئی سی ایس لئی ایہہ اوہناں دے
لئی برداشت دے قابل سی۔ تاں وی پطرس ابے کلا ای قید خانے دے وچ سی تے کلیسیا نے دُعا دے
وسیے دے نال اوہدی مدد کیتی سی۔

کلیسیا دے وچ پطرس دے گرفتاری اک اہم مسئلہ سی کیوں بے ایس توں پہلاں جو کُجھ یعقوب دے
نال ہویا سی او اوہدے توں واقف سن۔ تے ہُن پطرس قید خانے دے وچ بند سی تے سارے پھرے
والے بُوہے تے سن۔ پطرس نوں بڑی مضبوطی دے نال بنھیا گیا سی تاں پئی او کسے قسم دی مزاحمت
نہ کرے۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۱۲ باب دی ۷ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے ویکھو خُداوند دا اک فرشتہ آکھلوتا تے اوس کوٹھری دے وچ نُور چمک گیا۔

نویں عہد نامے دے وچ جتھے وی فرشتے دے بارے ویکھن نوں ملدا اے اوتھے اک فرشتہ ویکھن نوں ملدا اے۔ تاں وی فرشتے دا ظاہر ہونا کوئی غلط گل نہیں اے۔ کیوں جے ایہہ خادم رُوحاں نے جمنال نوں ایمانداراں دے کول گھلیا جاندا اے۔ پُرانے عہد نامے دے وچ بارہا ایہہ لکھیا ہویا اے پئی خُداوند خُدا اپنیاں نبیاں تے ایمانداراں دے نال فرشتیاں دی رائیں کلام کردا رہیا اے۔ پطرس تے دوجے مَختون ایماندار خُدا دے ایس طریقے نوں جاندے سن۔ تے خُدا نے پُرانے عہد نامے دے وچ اوہناں دے باپ دادے دے نال فرشتیاں دی رائیں کلام کیتا سی۔ تے ایتھے اسی ویکھدے آں پئی اک فرشتہ پطرس دے کول آکھلوتا سی تے جدوں فرشتہ آگیا تے اوتھے نُور چمکیا سی۔ تے اعمال ۱۲ باب دی ۷ آیت دے وچوں اسی ویکھدے آں پئی اوہنے پطرس دی پسلی تے ہتھ مار کے اوہنوں جگایا تے آگیا چھیتی کرتے زنجیریاں اوہدے ہتھ توں کھل گئیں۔

پطرس بڑے اعتماد دے نال سُنتا ہویا سی تے خُداوند دے فرشتے نے اوہنوں آپ جگایا۔ کلیسیا پطرس دے نال بہت پیار کردی سی تے فرشتے نے وی پطرس نوں بڑے پیار دے نال جگایا کیوں جے او بہت پیارا راہنما سی۔ کلیسیا آرام نال نہیں بیٹھی سی سگوں کلیسیا اوہدے لئی دُعا کردی پئی سی۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی خُدا پطرس دے نال سی تے او اوہدی خدمت دے وچ اوہدا ساتھ دیندا رہیا سی۔ تے ہُن دُکھ دے وچ وی او ای اوہدا مُفاظظ اے۔ تے اوہنے پطرس نوں چھڑاؤن

دے لئی اپنے فرشتے نوں بھیجیا سی۔ فرشتے نے اوہنوں تھاپی دیندیاں ہوئیاں جگایا سی تے پطرس جیہڑا
 سُتا ہویا سی او جاگ گیا تے فرشتے نے اوہنوں او تھوں نکل جاون نوں آگھیا۔ ایہہ اک معجزانہ کہانی اے
 جہدے وچ فرشتے دے آون دے نال اوہدے ہتھ دیاں زنجیراں کھل گئیاں سن۔ ایہہ واقعی پطرس
 دے لئی بہت اوکھا ویلا سی کیوں جے او یعقوب دے قتل توں واقف سی۔ تاں وی او کسے وی طور تے
 اپنے ایمان توں مگرن والا نہیں سی۔

یروشلم دی کلیسیا اوہدے لئی دل و جان توں دُعا کردی پئی سی۔ تے خُدا نے اوہدیاں دُعاواں دا جواب
 دے دتا سی۔ سامریہ قیصریہ تے آسے پاسے دیاں علاقیاں دے وچ کلیسیاواں قائم ہو چکیاں سن۔ تے
 جے ایہہ ایذا رسانی پہلاں دی طرح دی ہندی تے ایہہ آسے پاسے دیاں کلیسیاواں دے لئی وی بہت
 ای خطرناک ہوسکدی سی۔ یروشلم تے دوجیاں علاقیاں دے وچ موجود سارے مٹھون ایماندار فسح دے
 موقع تے اکٹھے سن۔ کیوں جے باقی غیر قوم لوکی جہناں نے خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کیتا سی او
 ایہدے وچ شریک نہیں ہوسکدے سن۔ تے ویسے وی اگرپا دی پالیسی دے مطابق صرف یہودی
 ایماندار ای اوہدی اذیت دا نشانہ سن۔

پطرس ہر کسے نوں عزیز سی تے کلیسیا اوہدی لئی دُعا کردی پئی سی۔ تے اعمال ۱۲ باب دی ۸ آیت
 دے وچ اسی ویکھدے آں پئی ایویں لکھیا ہویا اے:

فرشتے نے اوہنوں آکھیا پئی لک بنھ تے اپنی جتی پالے، اوہنے ایویں ای کیتا۔

فرشتے نے پطرس نوں جگایا تے اوہنوں اپنی جتی پاون نوں آکھیا تے اوہنے ایویں ای کیتا سی۔ ایہہ او
معجزہ سی جیہڑا خُدا نے پطرس دے سٹے ہوئے ای کر دتا سی۔ اوہنوں ایہہ گُمان وی نہیں سی پئی
اوہدے لئی ایویں ہون والا اے۔ ہوسکدا اے پئی او پریشان ہوئے پئی ہُن اوہدے نال کیہ ہوئے گا۔
تے خُدا نے اوہدیاں فکراں نوں ویکھدیاں ہوئیاں اوہدے لئی رہائی دا انتظام کر دتا سی۔ تے اپنے فرشتے
دے وسیلے دے نال خُدا نے اوہنوں رہائی عطا کیتی سی۔ تے اعمال ۱۲ باب دی ۸ آیت دے وچ ایویں
لکھیا ہويا اے:

اوہنے اوہنوں آکھیا اپنا چونغ پہن کے میرے چکھے ہو لے۔

پطرس نے اوہدے حکم دی تابعداری کیتی تے اوہدے چکھے ٹر پیا۔ تے ۱۲ باب دی ۹ توں ۱۲ آیت
دے وچ اسی پڑھدے آں پئی ایویں لکھیا ہويا اے:

او نکل کے اوہدے چکھے ٹر پیا تے ایہہ نہ جانیا پئی جو کجھ فرشتے دی رائیں ہندا پیا اے او واقعی اے
سگوں ایہہ سمجھیا پئی رویا ویکھدا پیا آں۔ تے او پہلے تے دوجے حلقے وچوں نکل کے اوس لوہے دے
پھاٹک تے پہنچے جیہڑا شہر دے ول اے تے او آپ ای اوہناں دے لئی کھل گیا۔

جدوں او دونویں پھاٹک تے پہنچے تے پھاٹک آپ ای اوہناں دے لئی کھل گیا۔ اعمال دی کتاب دے
 وچ ایہہ پہلا واقعہ اے پئی پھاٹک آپ اوہناں دے لئی کھل گیا سی۔ بے شک اوہنے ایہہ ویکھیا سی پر
 او اے تیکر ایہنوں روایا ای سمجھدا پیا سی۔ تے اوہنوں یقین نہیں آندا پیا سی پئی ایہہ روایا اے۔
 جیویں ای او فرشتے دے نال نکلیا تے اوہنوں کسے وی قسم دی رکاوٹ پیش نہیں آئی سی سگوں بُوہے
 اپنے آپ ای اوہناں دے لئی کھلے گئے سن۔ ہوسکدا اے پئی او فرشتہ صرف پطرس نوں ای نظر
 آندا ہوئے تے کسے ہور نوں او نظر نہ آندا ہوئے پر پطرس ایہنوں روایا ای سمجھدا پیا سی۔

ایہہ واضح سی پئی ایہہ معجزہ سی جہدے وچ زنجیریاں اپنے آپ ای کھل گئیاں سن تے اوہناں نوں کوئی
 وی ڈک نہیں سکیا سی۔ تے او پہلے حلقے وچوں نکل کے دو بے حلقے دے وچ داخل ہوئے سن۔ تے فیر
 اوس پھاٹک تیکر پہنچے جیہڑا شہر دے وچ سن تے او اپ ای اوہناں دے لئی کھل گیا۔ تے اعمال ۱۲
 باب دی ۱۰ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے فیر او نکل کے کُوپے دے اوس سرے تیکر گئے تے فوراً فرشتہ اوہدے کولوں چلا گیا۔
 بُوہیاں نوں کھولنا تے راہواں نوں ہموار کرنا پطرس داکم سی جیہڑا خدمت گزاری دے لئی پطرس دے
 مدد کرن دے لئی آیا سی۔ خُدا نے فرشتے دی رائیں پطرس دے لئی اوس کم نوں کیتا سی جیہڑا اوہدے
 لئی ممکن نہیں سی۔ کیوں جے او قید دے وچ سی تے چار چار سپاہیاں دے پھرے دے وچ اوہنوں

رکھیا گیا سی۔ ہتھوں تیکر پئی او سنگلاں دے نال جکڑیا ہویا سی۔ تے اوہدے لئی اپنے آپ او تھوں نکلنا ممکن نہیں سی۔ تے خُدا نے فرشتے دی رائیں وہدے لئی مدد بھیجی سی۔ تے اعمال ۱۲ باب دی ۱۱ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے پطرس نے ہوش دے وچ آ کے آکھیا پئی ہُن میں سچ جان لیا اے پئی خُداوند نے اپنے فرشتے نوں بھیج کے مینوں ہیرودیس دے ہتھوں چھڑا لیا اے تے یہودی قوم دی اُمید نوں توڑ دتا اے۔

ادھی رات دے ویلے پطرس سنگلاں دے وچ جکڑیا ہویا سٹا سی۔ تے جدوں رشتہ آیا تے او تھے نُور چمکیا سی تے پطرس جیہڑا پچھلے حلقے دے وچ سٹا ہویا سی او ایس ماجرے نوں صرف رویا سمجھدا پیا سی تے اوہنوں یقین نہیں آندا پیا سی پئی ایہہ خُدا دے ولوں حقیقت اے۔ پطرس خُوشی ہندا اے پئی خُدا نے یہودی قوم تے اگر پادشاہ توں اوہنوں رہائی دلائی سی۔ کیوں جے او اوہناں دیاں چالاکیاں توں واقف سی تے جاندا سی پئی جو کجھ حال ای دے وچ اوہناں نے یعقوب دے نال کیتا سی۔ تے جدوں پطرس نے جانیا پئی خُداوند نے اپنے فرشتے دے وسیلے دے نال اوہنوں رہائی دوائی اے تے او حیران ہویا تے ایس گل نوں سچ جانیا۔

ایس آیت توں ایہہ پتہ لگدا اے پئی اگر پادشاہ تے یہودیاں دا آپس دے وچ بڑا گٹھ جوڑ سی کیوں جے جنناں دو ٹولیاں توں پطرس پریشان سی اوہناں دونوں دے بارے اتھے سانوں ویکھن نوں بلدا اے۔

تے پطرس ایس گل نون اپنے لئی خُداوند دی برکت خیال کردا اے۔ تے اعمال ۱۲ باب دی ۱۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے ایہدے اُتے دھیان کر کے اوس یوحنا دی ماں مریم دے گھر آیا جیہڑا مرقس اکھواندا اے۔ اوتھے بہت سارے بندے اکٹھے ہو کے دُعا کردے پئے سن۔

ایتھے اسی یوحنا دا ذکر ویکھدے آں جیہڑا یونانی ماںل یہودی سی تے او مرقس اکھواندا سی۔ اوہنے خُداوند یسوع مسیح نون قبول کیتا سی تے او کلیسیا دا سرگرم رکن سی۔ ایہہ برنباس دا رشتہ دار سی تے ایہہ گھرانہ مُعاشی طور تے خوشحال سی۔ ایتھے اعمال پہلے باب دا عمل دوہرایا گیا اے جدوں ۱۲۰ لوکاں دی جماعت بالا خانے تے دُعا کردی پئی سی۔ ایتھے پطرس دی رہائی دے لئی کلیسیا یک جان ہو کے دُعا کردی پئی سی۔ تے دُعا دی قوت دا تجربہ تے رسول پینتیکوست دے دن ای کر چکے سن۔ تے سارے لوکی ایہدی اہمیت توں واقف سن تے ایویں او پطرس دی رہائی دے لئی دُعا منگدے پئے سن۔ تے اعمال ۱۲ باب دی ۱۳ آیت دے وچ لکھیا اے:

جدوں اوہنے پھاٹک دی کھڑی کھٹکھٹائی تے رُدی ناں اک لونڈی آواز سُنن آئی۔

یوحنا مرقس دا خاندان اک امیر گھرانہ سی جہناں دے ہاں نوکر چار کر وی سن۔ ایس آیت دے وچ

اک نوکرانی دا ذکر اے جیہڑا آواز سُنن آئی سی۔ تے ایہہ یروشلیم دا مشرقی حصہ سی۔ تے اسی

دیکھدے آں پئی اعمال ۱۲ باب دی ۱۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے پطرس دی آواز پچھان کے خوشی دے مارے بُوہا نہ کھولیا سگوں نس کے اندر خبر دتی۔

لونڈی نے پطرس دی آواز نوں پچھان لیا سی تے اوہنے بُوہا نہیں کھولیا سگوں ایہی خوش ہو گئی پئی

پہلاں اندر دسن نوں نسی۔ باقی سارے رسول تے حواری پطرس دے لئی دُعا کردے پئے سن۔ ۱۵ آیت

ایہہ بیان کردی اے پئی:

--- پئی پطرس پھاٹک تے کھلوتا اے۔ اوہناں نے اوہنوں آگھیا پئی تُو دیوانی ہو گئی ایں پر او یقین دے

نال آکھدی پئی سی پئی ایویں ای اے---

جیویں ای اوہنے پطرس دی آواز نوں سُنیا تے او خوشی دے مارے اندر خبر دیون نوں نسی تے سارے

سُنن والیاں نے اوہنوں پاگل آگھیا سی۔ ایویں ای پولوس دی تبدیلی دا وی رسول یقین نہیں کردے

پئے سن حالانکہ خُدا نے ایہہ ممکن کر دتا سی۔ تے رسولاں نے نوکرانی دی گل دا یقین نہیں کیتا سی۔

تے ۱۵ آیت ایہہ بیان کردی اے پئی اوہناں نے آگھیا پئی اوہدا فرشتہ ہوئے گا۔ اوہناں نے اوہدی

گل دا یقین کرن دی بجائے ایہہ آکھیا پئی او اوہدا فرشتہ ہوئے گا۔ اہے تیکر اوہناں دے لئی پطرس
 اک قیدی سی تے اوہناں لئی اک لکھیا ہویا کردار سی کیوں جے اوہناں نوں نوکرانی دا گل دا یقین نہیں
 آوندا پیاسی۔ نوکرانی نے یقین دہانی دے لئی ایس گل دے اُتے زور دتا پئی میں اوہنوں بُوہے تے
 کھلوتا ویکھیا اے۔ جدوں پئی باقی لوکاں نے اوہدا یقین نہ کیتا سگوں آکھیا پئی اوہدا فرشتہ ہوئے گا۔
 پُرانے عہد نامے دے وچ ایہہ ثبوت ملدا اے پئی خُدا اپنیاں لوکاں دی حفاظت دے لئی فرشتیاں نوں
 مُقرر کردا اے۔ پس رسول ایس گل نوں جان دے سن۔ تے اوہناں نے پطرس دے بارے وی ایہہ
 خیال کیتا پئی ہوسکدا اے پئی اوہدا فرشتہ ہوئے۔ تے ۱۶ ویں آیت ایہہ بیان کردی اے پئی:
 پر پطرس کھڑکا وندا رہیا۔

او سارے نوکرانی دی گل دا یقین نہیں کردے پئے سن پر پطرس نے بُوہا کھڑکانا جاری رکھیا سی۔ تے
 اوس نوکرانی نے وی اپنی گل اُتے زور دتا تے آکھیا پئی میں اوہنوں باہر کھلوتے ویکھیا اے۔ جدوں
 اوہناں نے کھڑکا وں دی آواز سنی تے ایہہ خیال کیتا ہوئے گا پئی پطرس اے یا فیر فرشتہ اے۔ یا ایہہ
 وی پئی کتے کوئی اوہناں نوں نقصان پہنچا وں دے لئی تے نہیں آیا اے۔

تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۱۲ باب دی ۱۶ تے ۱۷ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

-- پس اوہناں نے کھڑکی کھولی تے اوہنوں ویکھ کے حیران ہو گئے۔ اوہنے اوہناں نوں ہتھ دے اشارے دے نال آگھیا پئی چُپ رہن تے اوہناں نوں بیان کیتا پئی خُداوند نے مینوں ایس ایس طرح قید خانے توں کڈھیا اے۔

جدوں اوہناں نوں یقین ہو گیا تے پطرس نے اوہناں نوں چُپ رہن دا اشارہ کیتا سی تاں پئی کسے نوں پتہ نہ لگے۔ تے اوہنے اندر جا کے اپنی قید توں رہائی دا سارا حال اوہناں دے اگے جا سُنایا سی۔ پئی کیویں خُداوند نے اوہدی مدد کیتی سی تے او مُحافظت جمنوں او صرف رویا سمجھدا پیا سی او حقیقت سی۔ خُدا نے اوہنوں رومیاں دی قید توں رہائی دواندیاں ہوئیاں یہودییاں دیاں اُمیداں نوں توڑ دتا سی۔

کئی مُفسر ایس گل دے اُتے بحث کردے نے پئی خُدا نے پطرس نوں تے بچا لیا پر یعقوب نوں کیوں نہیں بچایا سی۔ تے ایہدے باہجوں پولوس نوں وی خُدا نے کئی واری بچا لیا سی۔ ایہہ خُدا دا بھیدا اے تے اسی ایہدے بارے کجھ وی نہیں آکھ سکدے آں۔ تے اعمال ۱۲ باب دی ۱۷ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہو یا اے:

-- فیر آگھیا پئی یعقوب تے بھراواں نوں ایس گل دی خبر کر دینا تے روانہ ہو کے دوجے پاسے چلا گیا۔

ایتھے جیہڑے یعقوب دا ذکر اے او یسوع مسیح دا بھائی اے۔ ایتھے یعقوب تے کجھ بھائیاں دا ذکر اے

جنہاں نوں پطرس خبر دین نوں آکھدا اے۔ ہوسکدا اے پئی ایہہ کوئی ہور ٹولہ ہوئے جیہڑا پطرس
دے لئی دُعا منگدا ہوئے۔ تے او چاہندا سی پئی اوہناں نوں وی اپنی رہائی دی خبر دیوئے۔ تے ایویں
پطرس او تھوں نکل جانا چاہندا سی تاں پئی اگرپا اوہنوں فیر قید نہ کر لیوے۔

تے اسی ویکھدے آں پئی پولوس وی ایویں دیاں مُصیبتاں توں دوچار رہیا سی۔ گلتیاں دی کلئسیا نوں
اوپنے اپنیاں دُکھاں دے بارے بیان کیتا سی۔ تے ایویں پطرس وی اپنی خدمت دی وجہ توں دُکھ
اُٹھاوندا رہیا سی۔ اعمال دی کتاب دے چھیویں باب دے وچ وی اعلیٰ احکام یعنی صدرِ عدالت والیاں
دے بارے بیان ملدا اے پئی او رسولاں خاص طور تے ستفنس دے بارے منصوبے بناوندے نے پئی
ایہہ بندہ شریعت دے خلاف بولن توں باز نہیں آوندا اے۔ تے چھیویں باب دے وچ ای اک اہم
خدمت دے بارے ویکھن نوں ملدا اے جہدے وچ اوہناں نے دو جیاں دیاں ضرورتاں نوں پورا کرن
دی ذمہ داری سنبھالی سی۔ تے ستفنس نوں ایس منسٹری دا سربراہ بنایا گیا سی جنہوں سنگسار کر دتا گیا
سی۔

اوہناں دی قائم کردہ ایہہ ریلیف منسٹری اوس ویلے تیکر باقاعدگی دے نال جاری رہیا سی جدوں تیکر
او پرانندہ نہیں ہو گئے سن۔ ایس توں پہلاں تیکر لوکاں نے اپنیاں جائیداداں وچ کے پیسے لیا کے

رسولاں دے پیراں وچ رکھ دتے سن۔ برنباس نے وی ایویں ای کیتا سی تے خنیاہ تے سفیرہ نے وی اوہناں دی نقل کردیاں ہوئیاں ایویں ای کیتا سی۔ او وی کلیسیا دا ای حصہ سن پر اوہناں دا کردار ٹھیک نہیں نظر آیا سی۔ یروشلیم دی کلیسیا دے وچ یسوع مسیح دا بھائی یعقوب کلیسیا دا پاسبان سی۔ ایس ای یعقوب دا اک خط نویں عہد نامے دے وچ وی لکھیا ہویا اے۔ ایہہ اک وسیع النظر لیڈر سی جنہوں ۲۶ عیسوی دے وچ قتل کر دتا گیا سی۔

پہلی صدی مسیحی دا یونانی تاریخ دان یوسفس ایہہ بیان کردا اے پئی یعقوب وسیع النظر لیڈر سی۔ او ساریاں گلاں نوں بڑے ای دھیان دے نال ویکھدا تے اوہناں دے اُتے غور و فکر کردا سی۔ یوسفس ایہہ بیان کردا اے پئی او اک راستباز بندہ سی او کلیسیائی خدمت دے وچ دیانتدار بندہ سی۔ پطرس تے یوحنا اوہدی خدمت توں مُطمئن سن تے ایہہ وجہ سی پئی پطرس نے یوحنا دے نال دو جیاں علاقیاں دے وچ خدمت نوں جاری رکھیا ہویا سی۔ تے خُدا اوہناں نوں غیر قوماں دے وچ اپنی خدمت دے لئی ورتدا پیا سی۔ یعقوب دے قتل دے بعد یروشلیم نوں بہت ای کرب ناک صورت حال توں دوچار ہونا پیا سی جدوں رومی حکومت نے ہیكل نوں اپنے قبضے دے وچ لے لیا سی۔ اوہناں نے یروشلیم نوں تباہ کر دتا سی۔ یعقوب نے ۲۶ عیسوی تیکر کلیسیا دی خدمت دے وچ اہم کردار ادا کیتا سی۔ او فلسطینی کلیسیا دا بڑا خیال رکھدا سی تے ایہہ ای وجہ سی ئی جدوں بہت سارے لوکی کلیسیا دے

وچ غیر قوم توں شامل ہوئے سن تے اوہنے یہودی قانون دے حق دے وچ یروشلیم دے وچ کونسل
 نوں بلایا سی۔ تے یروشلیم تے فلسطین دی کلیسیا یعقوب توں بہت راضی سی۔ اگر پادشاہ دے ولوں
 ہون والی ایذا رسانی بہت وسیع نہیں سی سگوں صرف یعقوب نوں قتل تے پطرس نوں قید کیتا گیا
 سی۔ بھاویں جے پطرس قید دے وچوں آزاد ہو کے آگیا سی پر ابے تیکر کلیسیا توں ایذا رسانی لگی
 نہیں سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۱۲ باب دی ۱۸ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

جدوں سویر ہوئی تے سپاہی بڑے گھبرائے پئی پطرس کیہ ہویا۔

جدوں سپاہیاں نے ویکھیا پئی پطرس قید دے وچ نہیں اے تے او پریشان ہو گئے کیوں جے اوہناں
 نے اوہنوں نہیں نسایا سی۔ تے او ایس معاملے دے وچ بے قصور سن۔ تے خدا نے فرشتے دی رائیں
 پطرس نوں اوس قید دے وچوں کڈھیا سی۔ تے اعمال ۱۲ باب دی ۱۹ آیت ایویں بیان کردی اے:

جدوں ہیرودیس نے اوہدی تلاش کیتی تے نہ پایا تے پھرے والیاں دی تحقیق کر کے اوہناں دے قتل
 دا حکم دتا۔

ایس تحقیق دا مقصد اصل دے وچ پھرے والیاں نوں سزا دینا سی۔ کیوں جے ہیرودیس نے پطرس
 دے نسن جاوے دا ذمہ دار پھرے والیاں نوں ٹھہرایا سی۔ رومی قانون دے مطابق جے قیدی نس

جاوئے تے اوہدے ذمہ دار پھرے والیاں نوں سمجھیا جاندا سی۔ کیوں جے قیدی نوں اوہناں دی تحویل دے وچ دتا جاندا سی۔ تے قیدی دے نس جاون دی صورت دے وچ پھرے والیاں نوں سزا دے دتی جاندا سی۔ تے پطرس دے چلے جاون دے بعد اوہناں نوں ایس سزا نوں برداشت کرنا سی تے ایہدی عمومی سزا ۳۹ کوڑے سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۱۲ باب دی ۱۹ تے ۲۰ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہويا اے:

--- تے یہودیہ نوں چھڈ کے قیصریہ دے وچ جا رہیا۔ تے او صورتے صیدا دیاں لوکاں توں بہت ناخوش سی۔---

ہیروڈیس نے ایہہ خیال کیتا ہوئے گا پئی پھرے والیاں نے اپنی ذمہ داری نوں پورا نہیں کیتا سی۔ تے ایویں اوہنے اوہناں دے قتل دا حکم جاری کر دتا سی تے اوہناں نوں قتل کروا دتا سی۔ یہودی سردار کاہن مسیحیت نوں بدعت اکھدے سن تے اوہناں نوں چنگا نہیں لگدا سی پئی مسیحیت ترقی کرے۔ تے اوہناں دا ای ساتھ دیون دے لئی ہیروڈیس نے پہلاں یعقوب نوں قتل کروایا سی تے ایہدے بعد بطرس نوں وی قتل کروان دا ارادہ رکھدا سی۔ پر خدا نے پطرس دی محافظت کیتی سی۔ کیوں جے ہیروڈیس ایس کم نوں وی یہودیاں دی خوشی دے لئی کرن والا سی۔ پر جدوں او پطرس نوں

قتل نہ کروا سکیتا تے اوہنے پھرے والیاں نوں قتل کروا دیتا تے او تھوں جا کے قیصریہ دے وچ رہن لگیا سی۔ تے رومی دور دے وچ ایہہ حکمراناں دی رہائش گاہ سی۔

ہیروڈیس ایہہ جانن دی کھوج دے وچ سی پطرس نوں نساون دے وچ سپاہیاں دا بڑا ہتھ سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی پطرس دے چلے جاون دے بعد او قیصریہ دے وچ چلا گیا سی جتھے ہیروڈیس اعظم رہندا سی۔ تے ہیروڈیس اعظم دے زمانے دے وچ ایہہ یہودیہ دے صوبے دا مرکزی مقام سی۔

قیصریہ دے لوکی کسے وی صورت دے وچ یروشلم دے لوکاں توں اپنے تعلق نوں ختم نہیں کر سکدے سن۔ کیوں جے قیصریہ تے یروشلم دا تجارتی لین دین سی۔ تے قیصریہ دے لوکی اپنی اجنساس نوں یروشلم دے وچ وپکن دے لئی آوندے سن تے یروشلم دے وچوں وی بہت سارا لین دین قیصریہ دے وچ ہندا سی۔ اسی ایہہ تے نہیں جاندے آں پئی ہیروڈیس یروشلم نوں چھڈ کے قیصریہ دے وچ کیوں چلیا گیا سی۔ ہوسکدا اے پئی اوہدی کوئی اپنی سیاسی مصروفیت ہوئے گی۔ ایویں دے سیاسی موحول دے وچ یروشلم دیاں لوکاں نوں قیصریہ آون جاون دے وچ کوئی مسئلہ نہیں سی۔ تے ایہہ ای وجہ سی پئی پطرس یروشلم توں یا فا گیا تے فیر او تھوں گرنیلیس دے گھر قیصریہ دے وچ گیا سی تاں پئی اوہنوں خداوند یسوع مسیح دی خوشخبری دیوئے۔

تے اسی ویکھدے آل پئی اعمال ۱۲ باب دی ۲۰ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہويا اے:

تے او صور تے صید دیاں لوکاں توں بہت ای ناخوش سی۔ تے او یک دل ہو کے اوہدے کول آئے

تے بادشاہ دے حاجب بلستس نوں اپنے ول نوں کر کے صلح چاہی کیوں جے اوہناں دے ملک نوں

بادشاہ دے ملک توں رسد بلدی سی۔

سانوں ایہہ پتہ نہیں اے پئی ہیرودیس صور تے صیدا توں کیوں خفا سی۔ ایہہ دونویں ای شہر بحیرہ

روم دے ساحل تے تجارتی بندرگاہاں سن۔ ایہناں شہراں دیاں واسیاں نے قیصریہ دے وچ ہیرودیس

دی موجودگی دا فائدہ چکدیاں ہوئیاں ایہہ کوشش کیتی سی پئی اوہناں دی ہیرودیس دے نال صلح ہو

جائے۔ کیوں جے اوہناں نوں گیہوں دے لئی یہودیہ تے انحصار کرنا پیندا سی۔ ایس مقصد دے لئی

اوہناں نے بادشاہ دے مشیر بلستس نوں اپنے نال ملاوندیاں ہوئیاں اوہدی رائیں سفارتی تعلقات نوں

بحال کرن دی کوشش کیتی سی۔ تے اسی ویکھدے آل پئی اعمال ۱۲ باب دی ۲۱ تے ۲۲ آیت دے

وچ ایویں لکھیا ہويا اے:

تے ہیرودیس اک دیہاڑہ مقرر کر کے تے شاہانہ لباس پا کے تحت عدالت دے وچ بیٹھاتے اوہناں

دے نال کلام کر لگیا۔ تے لوکی ایہہ پکار اٹھے پئی ایہہ تے خدا دی واج اے نہ پئی انسان دی۔

یوسفس تاریخ دان ہندیوں ہوئیاں ایس واقع نوں بیان کردا اے تے او ایہدے بارے تفصیل بیان کردا اے۔ تے لوقا وی اک وڈا تاریخ دان سی تے اوہنے ایہناں گلاں نوں روحانی تے تاریخی دونوں طریقیاں دے نال بیان کیتا سی۔ ایتھے یوسفس ایہہ بیان کردا اے پئی ایس توں پہلاں دے رومی بادشاہ اکثر ایویں دیاں ضیافتاں مناوندے سن جہدے وچ او لوکاں توں اپنیاں تعریفیاں کروانا پسند کردے سن۔ تے کئی شہنشاہاں دے بارے دے وچ تے ایہہ وی آگھیا جاندا اے پئی او اپنے آپ نوں دیوتیاں دا اوتار خیال کردے سن۔

تے ایتھے وی ایس دیہاڑے ہیرودیس نے چاندی جڑی ہوئی پوشاک پائی سی تے اپنیاں ہتھیاں دے وچ چاندی دے کڑے پائے سن۔ تے ایس چمک دمک والی پوشاک پا کے اوہنے سورج دے پاسے کھلونا پسند کیتا سی جہدے نال اوہدی پوشاک دے وچ ہور وی واہدا ہو گیا سی۔ تے سارے ویکھن والیاں دے اُتے اوس پوشاک دے نال ایویں دا اثر پیا سی جیویں اوہناں دے اُتے نور چمکیا سی۔ تے ایہدے بعد ویکھن والیاں نے اوہناں خُدا آگھیا تے اوہنے وی اوہناں توں اپنی تعریف کروانا پسند کیتا سی۔ ایتھے اسی ویکھیا اے پئی اگر پانے بہت ای چنگی تقریر کیتی سی جہنے سُنن والیاں دے اُتے بڑا اثر کیتا سی۔ جو کجھ لوکاں نے اوہدے بارے دے وچ آگھیا سی اوہنے اوہناں دیاں لفظاں نوں قبول کیتا سی۔ تے

سارے سُنن والیاں نے آکھیا سی پئی ایہہ تے خُدا دی آواز اے انسان دی نہیں اے۔ تے اسی
ویکھدے آں پئی دُا نے اوہنوں سزا دتی تے او ہلاک ہو گیا سی۔

ایہہ تقریر مکمل طور تے خُدا دے خلاف سی جنہوں خُدا نے پسند نہیں کیتا سی۔ پر لوکی تے اوہدی
تعریف صرف اوہدے توں فائدہ حاصل کرن دے لئی ای کردے پئے سن۔ تے اسی ویکھدے آں پئی
اعمال دی کتاب دے وچ ۱۲ باب دی ۲۳ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

اوس ای گھڑی خُدا دے فرشتے نے اوہنوں ماریا ایس لئی پئی اوہنے خُدا دی تعریف نہیں کیتی سی تے
او کیڑے پے کے مر گیا۔

یوسف ایہہ بیان کردا اے پئی اوہدا بدن کیڑے پے کے خراب ہو گیا سی تے او مر گیا سی۔ تے پاک
کلام ایہہ بیان کردا اے پئی اوس ای دن اوہنوں کیڑے پئے گئے سن کیوں جے او اوہنے خُدا دی تمجید
نہیں کیتی سی۔ سارے یہودی راہنما وی اوہنوں پسند کردے سن کیوں جے او اوہناں دی مدد کردا
سی۔ تے او آپ وی اوہناں دی حمایت کردا سی۔

ہلاکت دے وچ پین دی سببوں تاریخی تے بائبلی اعتبار دے نال اگرپا اک نشان بن گیا سی۔ تے ایویں
اوہدی حماقت دا اک بہت پیہڑا باب رقم ہویا سی۔ کیوں جے اوہنے اپنے آپ نوں خُدا دی تھاں تے

سمجھن دی کوشش کیتی سی۔ اوہدے مردیاں ای او تھے دی لوکل حکومت کمزور پے گئی سی تے کلیسیا نوں چین ملیا سی۔

یہودی ایس گل تے بڑے راضی سن پئی اوہناں دا حکومت دے نال بہت ای چنگا تعلق اے۔ اوہناں نے اگر پادشاہ دے اُتے انحصار کرنا شروع کر دتا سی جیہڑا پئی اوہناں دے ایمان دے خلاف سی۔ اوہناں نے جیوندے خُدا نوں چھڈ کے اوس پادشاہ دے اُتے بھروسہ کرنا شروع کر دتا سی۔ تے یہودی ہیرودیس نوں جیہڑے معیار دے نال دیکھدے پئے سن او اوہناں دا معیار نہیں سی۔ تے کلیسیا نوں اوہدے نال کوئی سروکار نہیں سی کیوں او جیوندے خُدا نوں مندے سن۔ تے جدوں پطرس نوں پھڑیا گیا سی تے اوہناں نے کسے وی قسم دا کوئی اثر و رسوخ ورتن دی کوشش نہیں کیتی سی۔ تے نہ ای اوہناں نے کوئی اپیل کیتی سی اوہدے نال کوئی رعایت کیتی جاوئے۔ تے اوہنے اپنے آپ نوں سپاہیاں دے حوالے کر دتا سی تے اسی دیکھدے آں پئی خُدا نے عجیب طور تے اوہنوں او تھوں کڈھیا سی۔ تے اسی دیکھدے آں پئی اعمال ۱۲ باب دی ۲۴ تے ۲۵ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہويا اے:

پر خُدا دا کلام ترقی کردا تے پھیلدا گیا تے برنباس تے ساؤل اپنی خدمت پوری کر کے تے یوحنا نوں جیہڑا مرقس اکھواندا اے نال لے کے یروشلیم توں واپس آیا۔

اسی ویکھدے آں پئی خُدا پاک کلام ترقی کردا گیا سی۔ تے ہیرودیس دی ایذا رسانی دے سببوں
 کلیسیائی طور تے اک نواں دور شروع ہویا سی۔ پر اسی ویکھدے آں پئی کلیسیا نے دل و جان دے نال
 دُعا نوں کرنا جاری رکھیا سی۔ تے خُدا نے اوہناں نوں ہور وی جلال بخشیا سی تے اوہناں نوں اپنے
 جلال دے لئی ورتدا پیا سی۔ تے کلام دی ترقی کرن توں مُراد ایہہ نہیں اے پئی او تھے کوئی الگ
 تھلگ کم ہو گیا سی۔ ایہدے توں مُراد ایہہ ہے پئی لوکی خُدا دے جلال دے وچ وہدے گئے سن۔
 تے خُدا دے کلام دے سببوں او روحانی تے جسمانی برکتاں توں معمور ہو گئے سن۔ اوہناں دے مُخالف
 اوہناں دے اُتے ظلم کردے پئے سن پر کلیسیا خُدا دے نال وفادار رہی سی۔ تے ایہدا نتیجہ ایہہ نکلیا
 سی لوکی خُداوند یسوع مسیح دی خُوشخبری دے پیغام نوں سُنندے تے برکت پاوندے پئے سن۔ تے
 جیہڑے ہور ایمان لیاوندے سن خُدا اوہناں نوں اوہناں دے نال ملاوندا گیا سی۔

برنباس جیہڑی خدمت نوں یروشلیم دے وچ انجام دیندے پئے سن او اوہنوں پوری کر کے او تھوں رُ
 گئے سن۔ ایہہ بارہویں باب دی اخیری آیت اے۔ تے ایس آیت دے وچ پطرس دی قید تے
 ہیرودیس دی عدالت دی اک جھلک ویکھن نوں مددی اے۔

تے اسی ویکھدے آں پئی پطرس نے وی یروشلیم توں روانہ ہو کے خُدا دے کلام نوں دُوجیاں تیکر
 پہنچایا سی۔ او یافا دے وچ پہنچیا تے او تھے اوہنے اینیاس نوں جیہڑا مفلوج سی یسوع مسیح دے نال توں

شفادتی سی۔ تے اوہنے گرنیلیس دے کولوں بہت ساریاں لوکاں نوں خُو شخبری دے وسیلے دے نال
جتیا سی تے او یسوع مسیح دے اُتے ایمان لیائے سن۔

خُداوند یسوع مسیح آپ اوہناں دا اُستاد سی جنہے اوہناں نوں کلام کرنا سکھایا سی۔ تے او ای اوہناں دی
مدد کردا پیا سی پئی او خُدا دے عرفان دے وچ وہن تے ترقی کرن۔ یاد رکھو پئی خُدا وفادار اے تے او
اپنیاں ارادیاں نوں تبدیل نہیں کردا اے۔ سگوں اوہدیاں برکتاں ہمیشہ قائم رہندیاں نے تے او ہر
ویلے اپنیاں لوکاں دے نال نال رہندا اے۔ او جیہڑے اوہدے بدن دا حصہ نے او اوہناں دے نال
رہندا اے۔

پطرس او اے جنہے خُداوند یسوع مسیح دا انکار کیتا سی جدوں اوہنوں پھڑوایا گیا سی۔ پر ہُن او واقعی ای
دلیر تے بہادر اے تے او اپنیاں گلاں تے قائم اے تے او خُداوند یسوع مسیح دے نال دی تشہیر کردا
پیا اے۔ او ایہدے لئی قید وچ وی رہندا اے تے کئی سفر وی کردا اے تاں پئی خُدا دا پاک کلام ترقی
کرے۔ تے خُدا اوہنوں اپنے نال دے جلال دے لئی ورتدا پیا سی۔ ایہہ خُدا دا خاص فضل سی جیہڑا
اوہناں دے اُتے ہويا سی پئی او خُدا دے لئی استعمال ہندے پئے سن۔ تے اوہناں نے او ای کم کیتا سی
جیہڑا خُدا دی نظر دے وچ چنکا سی۔ او سارے مخنون ایماندار سن تے اوہناں نے اوس کم نوں کرنا
ٹھیک جانیا سی جمدے رائیں غیر قوماں تیکر وی خُدا دا کلام پہنچیا سی۔

بھاویں جے رسول اہجے تیکر روایتی تے مذہبی طریقیاں دے نال خُدا دی خدمت کردے پئے سن پر
 فیرو وی خُدا اوہناں نوں اپنے نال دے جلال دے لئی ورتدا پیا سی۔ تے اسی ویجھدے آں پئی پطرس
 نے وی خُدا دے جلال دے لئی اپنی جیاتی نوں اوہدی تابعداری دے وچ گزاریا سی تے اوہدے نال
 نوں جلال دتا سی۔ تے اسی پڑھدے آں پئی اعمال ۱۳ باب دی پہلی آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا
 اے:

انطاکیہ وچ اوس کلیسیا دے بارے جیہڑی اوتھے سی کئی نبی تے مُعلم سن یعنی برنباس تے شعمون جیہڑا
 کالا اکھواندا اے۔ تے لُوکیس کُریبی تے مناہیم جیہڑا چوتھائی مُلک دے حاکم ہیرودیس دے نال پلپا سی
 تے ساؤل۔

ہُن ۱۳ ویں باب دے وچ پولوس رسول دے مشنری سفر دا آغاز ہندا اے تے ایس توں پہلاں او
 یروشلیم دے وچ برنباس دے نال خدمت انجام دے چکیا سی۔ برنباس تے پولوس رسول کلیسیا دے
 وچ خدمت کردے تعلیم دیندے تے خُو شجبری دے کلام دی مُنادی کردے سن۔ ایتھے سانوں دو
 خدمات اجیاں نے جیہڑیاں نظر آوندیاں نے۔ یعنی تعلیم دینا تے رسالت دا کم کرنا۔ تے ایتھے پہلے تن
 نال رسالت دی خدمت کرن والیاں دے نے۔ برنباس، شعمون تے لُوکیس کُریبی تے باقی دونوں نے
 یعنی مناہیم تے ساؤل جیہڑے مُعلم نے تے جنناں دا کم تعلیم دینا سی۔

برنباس جمدے نال دا مطلب نصیحت دا پتر اے اوہدی خدمت رسولی سی۔ گرنیے دا علاقہ اوس ویلے
 رومی سلطنت دے قبضے وچ سی تے ایہہ شمالی افریقہ دا حصہ سی۔ چوتھا نال مناہیم سی جیہڑا ہیرودیس
 دے نال پلایا سی۔ تے ایہدا مطلب اے پئی مناہیم ہیرودیس دے خاندان دیاں ساریاں لوکاں نوں جاندا
 ہوئے گا کیوں جے اوہدا بچپن اوہدے نال گزریا سی۔ تے ہیرودیس انتپاس ای اوہندہ سی جمدے زمانے
 دے وچ خداوند یسوع مسیح نوں صلیب دتا گیا سی۔ مناہیم پڑھیا لکھیا بندہ سی تے ساؤل وی تعلیم یافتہ
 سی جنے ربی ہون دی تعلیم وی پائی سی۔ تے ایویں ساؤل تے مناہیم تعلیمی خدمت دی وجہ توں خداوند
 دے نال نوں جلال دیندے رہے سن۔ تے اسی دیکھدے آں پئی اعمال ۱۳ باب دی ۲ تے ۳ آیت
 دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

جدوں او خداوند دی عبادت کردے پئے سن تے روزہ رکھدے پئے سن تے پاک روح نے اوہناں نوں
 آگھیا پئی میرے لئی برنباس تے ساؤل نوں اوس کم دی لئی مخصوص کرو۔ جمدے لئی میں
 اوہنوں سدیا اے۔ تے فیر اوہناں نے روزہ رکھ کے تے دُعا کر کے اوہناں اُتے ہتھ رکھے تے اوہناں
 نوں رخصت کیتا۔

جیویں جیویں او خُداوند دی خدمت کردے سن ایہدے نال نال او عبادت وی کردے سن۔ تے ایہہ
دراصل اوہناں دی دُعائیہ خدمت سی جہدے وسیلے دے نال او خُداوند دے نال نوں جلال دیندے
سن۔

تے ساؤل اوہناں ساریاں صطلاحاں توں واقف سی جہناں دی رائیں اوہنے خدمت کرنا سی۔ تے ایویں
اہلس خدمت نوں شروع کرن توں پہلاں اوہنے روزہ رکھیا تے دُعائیتی سی۔ تے ایویں اوہنے خُدا دے
حضور دے وچ وفاداری دا عہد کیتا سی تے خُدا توں مدد منگی سی۔ پاک روح نے وی ایہہ ہدایت کیتی
سی پئی میرے لئی ساؤل نوں اوس کم دے لئی مخصوص کر دو جہدے لئی میں اوہنوں سدیا اے۔

اعمال دی کتاب دے وچ برنباس تے پولوس دا ایہہ پہلا مشنری سفر اے جیہڑا ۳۱ اوں باب دے وچ
شروع ہندا اے۔ تے پاک روح ے ایہہ حکم جاری کیتا سی پئی ساؤل نوں اوس کم دے لئی مخصوص
کر دو جہدے لئی اونوں چُنیا گیا اے۔ خُدا نے پاک روح اوہناں دے نال کلام کردا اے تے اک واری
فیر اوہناں نوں سال دی خدمت دے بارے دے وچ آگاہ کردا اے۔ ایہہ خُدا دے پاک روح دے
پاکیزہ الفاظ نے جیہڑے تیجی آیت دے وچ بیان نے پئی میں اوہنوں سدیا اے۔ ایہہ اصل دے وچ
پاک روح دی خدمت اے تے برنباس تے ساؤل تے صرف آلے نے۔ تے ایہہ بہت ای غیر معمولی
گل اے تے خُداوند دے حضور دے وچ ایہہ بڑے اعزاز دی گل اے۔

خُدائے پاک روح کلیسیا دے اندر سکونت کردا اے تے او اپنیاں لوکاں دے نال رفاقت رکھدا اے
اوہناں نوں سکھاوندا اے تے ورتدا اے۔ تے ایویں او کلیسیا دے راہنماواں نوں خدمت دے لئی تیار
کردا اے۔ او ہر اک ایماندار دے دل دے وچ سکونت کردا اے۔ تے ساڈے وچوں ہر اک دے نال
شخصی رفاقت وی رکھدا اے۔ اتھے تہیجی آیت دے وچ برنباس تے ساؤل دی خدمت دے بارے دے
وچ بہت ای خوبصورت الفاظ دے وچ خُدائے پاک روح آپ ایہہ بیان کردا اے اوہناں نوں اوس
خدمت دے لئی مقرر کر دو جہدے لئی میں اوہناں نوں سدیا اے۔

ایس مخصوصیت دے بعد کلیسیا نے وردعا کیتی تے روزہ رکھیا تے ایویں پاک روح دے حکم دے
مطابق اوہناں نوں مخصوص کر دتا گیا سی۔ تے ایہہ حکم پاک روح دے ولوں جاری کیتی گیا سی پئی
اوہناں نوں خدمت دے لئی بھیجیا جاوے جہدے لئی اوہناں نوں سدیا گیا سی۔ تے ایویں خُدائے پاک
روح اوہناں نوں کلیسیا دے اپنے وڈے ہجوم توں وکھ کردا پیا سی تے اوہناں نوں نویں مشن دے لئی
بھیجا پیا سی۔ تے ہُن جیہڑے کم دے لئی اوہناں نوں بھیجیا جاندا پیا سی او خدمت دا ساریاں نوں
اوکھا مرحلہ سی یعنی مشنری خدمت۔ ایہدے باہجوں پولوس رسول کلیسیا دیاں راہنماواں نوں سکھاوندا
ہویا ویکھالی دیندا اے۔

اوہناں دی خدمت مشنری سی تے ایہدے بعد پولوس رسول نے اوہناں راہنماواں نوں وی تعلیم دینا جاری رکھیا سی جتھے جتھے اوہنے کلیسیاواں نوں قائم وی کیتا سی۔ تے ضرورت دے تحت او تھے او تھے راہنما وی مقرر کیتے سن۔ تے اوہناں ای کلیسیاواں نوں اوہنے خط وی لکھے سن جیہڑے اج پاک کلام دا حصہ نے۔ تے اسی ویکھدے آل اعمال ۱۳ باب دی ۴ تے ۵ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے او پاک روح دے بھیجے ہوئے سلوکیہ نوں گئے تے او تھوں جہاز تے کپرس نوں چلے گئے سن۔ تے سلمیس وچ پہنچ کے یہودیوں دے عبادت خانیاں دے وچ خُدا دا کلام سناون لگے تے یوحنا اوہناں دا خادم سی۔

برنباس تے ساؤل انطاکیہ توں سلوکیہ چلے گئے سن جیہڑا بندرگاہ تے واقع سی۔ تے ایہہ شہر تن لکھ دی آبادی رکھدا سی۔ ایہہ سلوکیہ دا شہر سکندر اعظم دے زمانے دے وچ بنایا یا سی۔ تے ایہہ کیوں جے بندرگاہ تے واقع سی ایس لئی ایہہ تجارتی بنیاداں تے قائم کیتا گیا سی۔ تے سلوکیہ توں او کپرس دے ول نوں چلے گئے سن۔ برنباس کیوں جے کپرس سی ایس لئی او او تھے دی زبان، روایات تے ثقافت نوں جاندا سی۔ تے برنباس تے ساؤل تقریباً اک سو میل دا سمندری فاصلہ طے کردیاں ہوئیاں استھے پہنچے سن۔ ساؤل نے روم تیکر دا سفر سمندری راستے توں طے کیتا سی۔ جے جہاز لگاتار سفر کرے

تے او اک گھنٹے دے وچ ۵ میل دا سفر طے کر دا اے۔ تے جے اسی سو میل دا حساب لگائیے تے ایہہ ۲۰ گھنٹیاں دا مسلسل سفر سی۔ تے کپرس توں ہندیاں ہوئیاں او سلمیس دے وچ پہنچے سن۔

سلمیس دے وچ یہودیاں دی بڑی تعداد پائی جاندی سی۔ کیوں جے ایتھے بہت سارے عبادت خانے پائے جاندے سن۔ تے لوکی یہوواہ خُدا دی عبادت کردے سن۔ کپرس اوس ویلے رومی سینٹ دا حصہ سی۔ تے رومی قانون دے مطابق اہم معاملیاں نوں حل کرن دے لئی ایتھے کونسل سدی جاندی سی۔ تے ایویں او سفر کردیاں ہوئیاں سلمیس تیکر پہنچے سن۔ تے او برنباس دے رشتے یوحنا نوں وی نال لے آئے سن۔ ایہہ یوحنا او ای اے جیہڑا مرقس اکھواندا اے۔ ایہہ بُنیادی طور تے یہودی نال اے۔ جے اسی نقشے دے وچ دیکھئیے تے سلمیس دے مشرق دے ول نوں پافس دا علاقہ اے۔ پافس تے پمفلیہ دونوں ای نال نال نے۔ تے ایہہ علاقہ وی برنباس تے پولوس دی خدمت تے پہلے مشنری سفر دے وچ شامل سی۔ تے اسی دیکھدے آں پئی اعمال ۱۳ باب دی ۶ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

تے اوس ٹاپو دے وچوں ہندیاں ہوئیاں پافس تیکر پہنچے سن۔۔۔

سلمیس دے وچ برنباس تے ساؤل خُداوند دے کلام دی مُنادی کردے رہئے تے یہودی عبادت خانیاں دے وچ خُو شخبری دے کلام نوں سُنایا۔ تے ایہہ جیوندے خُدا دا پاک کلام اے نہ پئی کسے انسان دا۔

ایہہ او پاک کلام اے جیہڑا مجسم ہو یا سی تے ساڈے وچکار رہیا سی۔ او ای ساڈی نجات اے تے اوہدے
ناں توں ای نجات ممکن اے۔

ساؤل اعلیٰ تعلیم یافتہ پڑھیا لکھیا یہودی سی۔ او پہلاں یہودیاں دے کول گیا سی تاں پئی اوہناں نوں خُدا
دے پاک کلام نوں سُنائے۔ تے فیر او خُدا توں ڈرن والیاں لوکاں دے کول گیا سی تاں پئی اوہناں
نوں یسوع مسیح دی خُوشخبری نوں سُنائے۔ شام دے شہر انطاکیہ توں ایہہ دونویں ای رہنما سلوکیہ
نوں چلے گئے سن تاں پئی اوہناں نوں وی خُداوند دی خُوشخبری دے پیغام نوں سُنائے۔ ایہہ اک
بندرگاہ سی تے ایستھوں او کپرس نوں چلے گئے سن۔ کپرس دے مشرقی ساحل سلیمیس دے مُقام تے
اُترن دے بعد او یہودیاں دے عبادت خانیاں دے وچ کلام نوں سُناون لگے سن۔ تے ایویں رسولاں نے
ایس فرمان نوں پُورا کیتا سی پئی خُوشخبری پہلاں یہودیاں دے لئی اے تے فیر غیر قوماں دے لئی
اے۔ تے ایویں اوہناں نے یہودیاں دیاں عبادتخانیاں توں ایس خُوشخبری نوں دینا شروع کیتا سی۔
سلیمیس توں شروع کردیاں ہوئیاں او خُدا دے پاک کلام نوں سُناون دیاں ہوئیاں او س جزیرے دے
مغربی کنڈے پانس پہنچ گئے سن۔ سلیمیس او س جزیرے دا وڈا شہر سی تے پانس اوہدا درالحکومت سی
جیہڑا پئی رومی حکومت دے ماتحت سی۔

یروشلم دے وچ ہیرودیس اگرپاہ دی ایذارسانی دے بعد اک واری فیر خُدا نے بھر پور طریقے دے نال کم کرن دا موقع دتا سی۔ کیوں بے اوہدی ایذارسانی دا شروع یعقوب دے قتل دے نال ہویا سی۔ تے فیر پطرس نوں وی پریشان کیتا گیا سی تے ایویں کردیاں ہوئیاں اوہنوں قید خانے دے وچ بند کر دتا گیا سی۔ تے کلیسیا پُرے دل تے جان دے نال اوہدے لئی دُعا کردی پئی سی۔

تے او سارے جیہڑے دُعا کردے پئے سن او ایس معجزے نوں دیکھ کے حیران رہ گئے سن کیوں بے او مُسلسل دُعا کردے پئے سن۔ تے ۱۲ویں باب دے اخیر دے وچ اسی دیکھدے آں پئی ہیرودیس اگرپاہ دی خُدا نے عدالت کیتی سی کیوں بے اوہنے اپنے آپ نوں خُدا دا درجہ دتا سی۔ تے ایویں خُدا نے اوہنوں ہلاک کر دتا سی۔ کیوں بے اوہنے بنی اسرائیل دے خُدا دی تحقیر کیتی سی ایس لئی خُدا نے اوہنوں ناراض ہندیاں ہوئیاں سزا دتی سی۔ تے ایویں اسی اک وہڈی تبدیلی نوں دیکھدے آں پئی اوہدے مرن دے نال ای پولوس رسول دا مشنری سفر شروع ہو جاندا اے۔ کیوں بے ہیرودیس یہودیوں نوں راضی کرن دے لئی ایمانداراں دے اُتے ظلم کردا پیا سی۔ تے ایہدے بعد ایہہ ممکن نہیں سی پئی خُوشخبری دے کم نوں تیزی دے نال کیتا جائے۔ تے اوہدی وفات دے فوری بعد خُدا نے ایہہ بُوہے کھول دتے سن۔ برنباس تے پولوس دے پہلے مشنری سفر دی کمائی بہت ای دلچسپ اے۔

تے ایہدے نال ای اسی اپنی اج دی گل بات نوں ایتھے ای مُکاوندے آں۔ او اسی دُعا کرئیے:

خُداوند مہربان خُدا اسی تیرا شکر ادا کردے آں پئی تُو بھلا ایں تے تیرا کلام جیوندہ اے جنوں تحریری شکل دے وچ اکٹھا کیتا گیا اے۔ ایہہ تیری شفقت دا اکٹھ تے گراں قدر محبت دا اظہار اے۔ ایہہ تیرے فضل دا ثبوت اے جیہڑا تُو ساڈے اُتے کیتا اے۔ خُداوند اسی تیری منت کردے آں پئی بنی ناو انسان دیاں اکھیاں نوں کھول دے تاں پئی او تینوں پچھان سکن۔ کلیسیائی انتظامات دے لئی اسی تیرا شکر ادا کردے آں جہدے وسیلے تُو پہلاں یہودیوں تے فیر غیر توماں نوں نجات عطا کیتی اے۔ اسی پولوس رسول، برنباس تے ابتدائی کلیسیا دے سارے رسولاں دے لئی تیرا شکر ادا کردے آں۔ جنناں نے تیرے اُتے ایمان رکھیا تے تیرے پاک ناں نوں ظاہر کیتا۔ جنناں نے دُکھاں تے مُصیبتاں نوں بردشت کیتا تے تیرے ناں نوں ای جلال دتا سی۔ ایس موجودہ جہان دی نسل نوں اجی خدمت کرن دا موقع دے جیویں ابتدائی کلیسیا نے تیری خدمت کیتی سی۔ تاں پئی اسی وی تیرے نال اجی ای محبت رکھ سکئیے۔

اسی منت کردے آں پئی اپنی برکت نوں ساڈے اُتے اُنڈیل تے ساڈی کمزوری دے وچ ساڈا زور بن۔ اسی تیرے عرفان دے وچ وہدے تے ترقی کردے جائیے تے پاک روح دے وسیلے دے نال تیرے توں سکھئیے۔ تاں پئی اسی تیری بھلیائی ویکھئیے تے تیرے اُتے ایمان لیائے۔ تیرے اُتے بھروسہ

رکھئیے تے توکل کریئے تے دُعا تے روزے دے وسیلے دے نال دوجیاں دی مدد کریئے۔ خُداوند ساڈی
مدد کر پئی اسی تیرے نال دے وچ ترقی کریئے۔ تیرے پاک کلام نوں چنگی طرح دے نال سکھئیے تے
سکھائیے۔ تے اپنیاں جیتیاں نوں تیرے پاک کلام دی تابعداری دے وچ گزارئیے۔ اسی تیری
وفاداری دے لئی تیرا شکر ادا کر دے آں۔ ساڈی مدد کر پئی اسی زیادہ توں زیادہ تیرا شکر ادا کریئے تے
زیادہ توں زیادہ تیری خدمت کریئے تے تیرے نال محبت کریئے۔ تے عمال دی کتاب ساڈی جیتی دا
حصہ بن جائے تاں پئی اسی تیری خدمت نوں روح دی تابعداری دے وچ کر سکئیے۔ اسی تیرے توں
منت کر دے آں پئی ساڈیاں ذہناں نوں سکون دے تے اپنے نال دے جلال دے لئی ورت۔ اسی ایہہ
سارا کُجھ تیرے سوہنے پُتر اپنے خُداوند یسوع مسیح دا ناں لیندیاں ہوئیاں منگدے آں، آمین۔